مترجم إلى اللغة الأردية

مختصر سیرت وشمائل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بقلم: فضیلۃ الشیخ ہیثم بن محمد جمیل سرحان

(سابق مدرس معہد الحرم۔ مسجد نبوی ﷺ ۔ جنرل مینیجر تأصیل علمی)

مترجم

محفوظ الرحمن محمد خلیل الرحمن

(پی، ایچ ڈی اسکالر جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ)

وقف للہ تعالی لایجوز بیعہ

ناشر: مرکز دار الہدی، اڈپی، ہند

مختصر سیرت وشمائل نبی ﷺ

بقلم

ہیثم بن محمد جمیل سرحان

سابق مدرس معہد الحرم- مسجد نبوی، وجنرل منیجر: تأصیل علمی

http://www.alsarhaan.com

غفر الله له ولوالديه ولمن أعانه على إخراج هذا الكتاب

مترجم

محفوظ الرحمٰن محمد خلیل الرحمٰن

(پی ایچ. ڈی. اسکالر جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ)

نظر ثانی

فضیلۃ الشیخ محمد اشفاق سلفی

(مدرس دار العلوم احمدیہ سلفیہ، دربھنگہ، بہار-انڈیا)

مرکز دار الہدی، اڈپی

©جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : مختصر سیرت وشمائل نبی ﷺ

بقلم : ہیثم بن محمد جمیل سرحان

سابق مدرس معہد الحرم-مسجد نبوی، وجنرل منیجر: تأصیل علمی

http://www.alsarhaan.com

مترجم : محفوظ الرحمٰن محمد خلیل الرحمٰن

پی ایچ. ڈی. اسکالر جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ

نظر ثانی : فضیلۃ الشیخ محمد اشفاق سلفی

مدرس دار العلوم احمد یہ سلفیہ، دربھنگہ، بہار-انڈیا

صفحات : 52

ایڈیشن : اول 2021ء

تعداد : 2000

طباعت : الہدیٰ پبلیکیشنز، دہلی

ناشر : مرکز دار الہدیٰ، اڈپی، کرناٹک (انڈیا)

Email: dar_ul_hudaudupi@yahoo.com

Web: www.darulhudaudupi.org

ملنے کا پتہ

DAR-UL-HUDA CHARITABLE TRUST®

#1, First Floor, Himalay Pearl, Udupi - Manipal Road

Kadiyali, Udupi, Karnataka - India, Pin: 576102

Cell: +91 9945565905

مقدمہ کتاب

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

إنَّ الحمدَ لله نحمدُه ونستعينُه ونستغفرُه، ونعوذُ بالله من شُرور أنفسِنا ومن سيِّئات أعمالنا، من يهدِهِ اللهُ فلا مُضلَّ له، ومن يُضللْ فلا هاديَ له، وأشهد أن لا إله إلَّا اللهُ وحده لا شريك له، وأشهد أنَّ محمَّدًا عبده ورسوله ﷺ، ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِۦ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسۡلِمُونَ ١٠٢﴾[آل عمران]، ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمُ ٱلَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفۡسٖ وَٰحِدَةٖ وَخَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالٗا كَثِيرٗا وَنِسَآءٗۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِي تَسَآءَلُونَ بِهِۦ وَٱلۡأَرۡحَامَۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيبٗا ١﴾[النِّساء]، ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَقُولُواْ قَوۡلٗا سَدِيدٗا ٧٠ يُصۡلِحۡ لَكُمۡ أَعۡمَٰلَكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوبَكُمۡۗ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِيمًا ٧١﴾[الأحزاب].

أمَّا بعد:

یہ چند کلمات ہیں جن کی معرفت حاصل کرنے سے وہ شخص قطعی طور پر خود کو بے نیاز نہیں سمجھ سکتا جس کے اندر تھوڑی سی بھی اپنے نبی، ان کی سیرت اور طریقہ کو جاننے کی تڑپ ہوگی، ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”جب بندے کی سعادت دارین نبی ﷺ کی سیرت کو جاننے میں پنہاں ہے تو ہر اس شخص پر جو خود کا خیر خواہ ہے اور اپنی نجات و نیک بختی چاہتا ہے واجب ہو جاتا ہے کہ وہ آپ کی سیرت، طریقوں اور خصوصیات کی معرفت حاصل کرے تا کہ جاہلوں کی قطار سے خود کو الگ کر کے آپ کے متبعین اور ماننے والوں کی جماعت میں شامل ہو جائے، اور اس موضوع میں کچھ لوگ کم، کچھ زیادہ، اور کچھ لوگ تو بالکل محروم ہی ہیں، اور فضل فرمانے والا تو اللہ ہی ہے جسے چاہتا ہے نواز دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بڑا فضل والا ہے“۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ میرے اور آپ کے دلوں میں اپنے نبی سے محبت کرنے کا جذبہ اور آپ ﷺ کے اوامر کو بجالانے اور منہیات سے بچنے کی توفیق دے، اے اللہ! تو محمد اور آل محمد پر ویسے ہی صلاۃ ودرود بھیج جیسا تونے ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر صلاۃ ودرود بھیجا، اور محمد و آل محمد پر ویسے ہی برکتوں کا نزول فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر برکتیں نازل فرمائی، یقینا تو بڑی خوبیوں والا اور بڑی عظمت والا ہے، اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

پہلی قسم

نبی ﷺ کے شمائل

اور آپ کے اوصاف

نبی ﷺ کے اوصاف

نبی ﷺ کا نسب نامہ

آپ اس روئے زمین پر نسب کے اعتبار سے علی الاطلاق سب سے بہتر ہیں، آپ کا نسب نامہ یوں ہے: مُحمَّد بن عبد اللہ بن عبد المطّلب بن ھاشم بن عبد مناف بن قُصَيّ بن کلاب بن مُرَّۃ بن کعب بن لُؤيّ بن غالب بن فِهر بن مالک بن النَّضر بن کِنانہ بن خُزیمۃ بن مُدرِکہ بن اِلیاس بن مُضَر بن نزار بن مَعَدّ بن عدنان، اور عدنان اسماعیل ذبیح اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

آپ مطلقا اس روئے زمین پر سب سے عمدہ نسب سے تعلق رکھتے ہیں، اور حدیث میں آیا ہے کہ روم کے بادشاہ ہرقل نے ابوسفیان سے کہا تھا: **”میں نے تم سے ان کے نسب کے متعلق پوچھا تھا؟ تو تم نے بتایا کہ وہ تمہارے مابین اعلی نسب والے ہیں، رسول اسی طرح ہوتے ہیں کہ وہ اپنی قوم کے سب سے اعلی خاندان میں پیدا ہوتے ہیں“۔**

آپ کا انتخاب

نبی ﷺ نے فرمایا: **”اللہ تعالی نے اسماعیل کی اولاد میں سے کنانہ کا انتخاب کیا، اور کنانہ میں سے قریش کا، اور قریش میں سے بنی ہاشم کا انتخاب کیا، اور بنی ہاشم میں سے میرا انتخاب فرمایا“۔**

آپ ﷺ کے نام

آپ کے نام صرف اسم نہیں ہیں جو محض تعریف اور پہچان کا فائدہ دیں بلکہ سارے نام صفاتی بھی ہیں جو ایسے کلموں سے مشتق ہیں جو آپ کے مدح وثنا اور کمال کو بیان کرتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

محمد	یہ آپ ﷺ کا سب سے مشہور نام ہے اور تورات میں اسی نام کے ساتھ بصراحت آپ کا ذکر موجود ہے، اور اس کا معنی ہے: (بہت زیادہ خوبیوں کا مالک جس پر ان کی تعریف کی جائے)۔
احمد	یعنی: مخلوقات میں سب سے زیادہ اللہ کی حمد وثنا بیان کرنے والا، اور آپ کی کثرت صفات اور خوبی کی بنا پر اہل آسمان وزمین اور اہل دنیا وآخرت آپ کی تعریف کرتے ہیں، اور اسی نام کے ذریعہ عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کو موسوم کیا ہے۔
المتوکل	آپ کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ دین قائم کرنے میں آپ نے اللہ پر ایسا توکل اور بھروسہ کیا جیسا کسی نے نہیں کیا۔

آپ ﷺ کے نام	الماحی	جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے، اور جس طرح آپ کے ذریعہ کفر کو مٹایا گیا کسی اور کے ذریعہ نہیں مٹایا گیا۔
	الحاشر	جن کے قدموں تلے لوگ اکٹھے کیے جائیں گے، گویا آپ محشر بپا کرنے کے لیے ہی بھیجے گئے ہیں۔
	العاقب	جن کے بعد کوئی نبی نہیں، تو گویا آپ مہر کے مانند ہیں۔
	المقفی	جو اپنے سے پہلے لوگوں کے نقش قدم کی پیروی کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے آپ سے پہلے گزر چکے نبیوں کے نقش قدم پر آپ کو چلایا۔
	نبی التوبہ	جن کے ذریعے اللہ نے اہل زمین کے لیے توبہ کا دروازہ کھولا، اور ان کی توبہ کو اس کثرت کے ساتھ قبول کیا کہ اس کی مثال نہیں ملتی، اور آپ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ توبہ واستغفار کرنے والے تھے۔
	نبی الملحمہ	جن کو اللہ تعالیٰ نے دشمنوں سے جہاد کرنے کے لیے بھیجا تھا، کسی بھی نبی اور ان کی امت نے اس قسم کا جہاد نہیں کیا جیسا نبی ﷺ اور آپ کی امت نے کیا، اور بڑی بڑی لڑائیاں جو آپ کی بعثت کے بعد ہوئیں ان کی نظیر نہیں ملتی۔
	نبی الرحمۃ	جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کے لیے رحمت بنا کر بھیجا تھا، اور آپ کے ذریعے سارے اہل زمین پر رحم کیا، مومنوں نے اس رحمت کا بڑا حصہ پایا، جبکہ کفار میں سے اہل کتاب نے اس کے سائے اور عہد وپیمان تلے زندگی گزاری۔
	الفاتح	جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے تنگ ہو جانے کے بعد ہدایت کا باب کھولا، اور ان کے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور بند دلوں کو کھولا، آپ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے کافروں کے ملک فتح کروائے، اور آپ کے ذریعے علم نافع اور عمل صالح کے دروازے کھولے۔

آپ ﷺ کے نام	الأمین	کائنات میں اس نام کے سب سے زیادہ حقدار آپ ﷺ ہی ہیں، آپ اللہ کے دین اور وحی پر اللہ کے امین ہیں، آسمان وزمین میں جو کچھ ہے آپ سب کے امین ہیں، بلکہ کفار قریش نے آپ کی بعثت سے پہلے ہی آپ کا نام امین رکھ دیا تھا۔
	البشیر	اطاعت گزاروں کو ثواب کی بشارت دینے والے اور نافرمانوں کو سزا سے ڈرانے والے ہیں۔
	سید ولد آدم	نبی ﷺ نے فرمایا: **"میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور اسمیں کوئی فخر نہیں"۔**
	السراج المنیر	جو بغیر جلائے روشنی پھیلاتا ہے، وھّاج کے برخلاف کہ اس میں جلانے اور روشن کرنے کا معنی پایا جاتا ہے۔
آپ ﷺ کے اجمالی اوصاف		آپ ﷺ اللہ کے بندہ ہیں، آپ نے سب سے زیادہ اخلاص پر مبنی عبادت انجام دی، کیونکہ آپ نے عبادت وبندگی کے تمام مراتب ودرجات کو مکمل فرمایا۔
		آپ ﷺ کی سب سے مکمل صفت وہی ہے جو آپ نے خود بیان کی ہے، فرمایا: **"میں محمد اللہ کا بندہ اور رسول ہوں، میں نہیں چاہتا کہ اللہ عزوجل نے مجھے جس مقام پر رکھا ہے تم مجھے اس سے اوپر اٹھاؤ"۔**
		آپ ﷺ جسمانی اور اخلاقی اعتبار سے سب سے بہتر تھے، اللہ کا فرمان ہے: **(اور بیشک تو بہت بڑے (عمدہ) اخلاق پر ہے)**۔ القلم: ۴۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: **"آپ کا اخلاق قرآن تھا"**، یعنی اس پر عمل کرتے تھے اور اس کی حدود کا بیحد خیال رکھتے تھے اللہ کی رضا کی خاطر راضی اور اور اسکی ناراضگی کی خاطر ناراض رہنے والے تھے۔
	خلیل اللہ	نبی ﷺ نے فرمایا: **"اللہ نے مجھے ویسے ہی خلیل بنالیا ہے جیسے ابراہیم کو خلیل بنایا تھا"۔**
آپ کی جسمانی ساخت	آپ کا جسم مبارک	انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: **"رسول اللہ ﷺ کا رنگ کھلتا ہوا تھا"**، یعنی گورا رنگ سرخی مائل سفیدی، **"آپ کا پسینہ گویا موتی تھا، آپ جھک کر چلتے تھے، اور میں نے کسی دیباج"** ریشم کی نفیس قسم **"اور نہ حریر** - عام ریشم - **کو چھوا جو رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو، اور رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے زیادہ معطر میں نے تو مشک وعنبر کو بھی نہ پایا"۔**

نبی ﷺ کی جسمانی بناوٹ	آپ کی قامت	براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "**نبی ﷺ مربوع تھے**" یعنی درمیانہ قامت کے تھے "**دونوں شانے چوڑے تھے، آپ کا بال کان کی لوتک پہنچتا تھا، میں نے آپ کو سرخ پوشاک میں دیکھا اور آپ سے زیادہ خوبصورت میں نے کسی چیز کو نہیں دیکھا**"۔
	آپ کا رخِ روشن	کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں "**جب میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا تو خوشی کے مارے آپ کا چہرہ دمک رہا تھا، اور رسول اللہ ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ چمکنے لگتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہو، اور ہم اس کیفیت کو پہچان لیتے تھے**"، اور براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا نبی ﷺ کا چہرہ تلوار کی مانند تھا؟ آپ نے کہا: "**نہیں بلکہ چاند کی مانند**"۔
	آپ کے بال	انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "**نبی ﷺ کے ہاتھ بھرے بھرے تھے، میں نے ایسا ہاتھ کسی کا نہیں دیکھا، اور نبی ﷺ کے بال گھونگھریالے نہ ہو کر سیدھے تھے، لیکن بالکل سیدھے بھی نہیں**"۔ یعنی نہ تو بالکل مڑا ہوا تھا اور نہ ہی بالکل سیدھا تھا۔
	آپ کی آنکھیں	جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: "**رسول اللہ ﷺ کا منہ کشادہ تھا، اور آنکھیں سفیدی میں سرخی لئے ہوئی تھیں، اور آپ کی ایڑیاں کم گوشت والی ہلکی تھیں**"۔
	آپ کا پسینہ	انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: "**نبی ﷺ ہمارے گھر آئے اور قیلولہ کیا**" یعنی: دوپہر کے کھانے کے بعد تھوڑی دیر لیٹ گئے "**اور آپ کے جسم سے پسینہ نکلنے لگا تو میری ماں ایک شیشی لے کر آئیں اور اس میں آپ کا پسینہ جمع کرنے لگیں، نبی ﷺ نیند سے بیدار ہو گئے اور پوچھا: اے ام سلیم! یہ کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ: آپ کا یہ پسینہ ہم اپنی عطر میں ڈالتے ہیں، تو وہ ہمارا سب سے عمدہ عطر بن جاتا ہے**"۔
	مہر نبوت	نبی ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان نبوت کی مہر تھی، جو آپ کے جسم میں تل کے مانند بالکل واضح تھی۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ: "**میں نے آپ کے کندھے کے پیچ مہر نبوت دیکھی جو کبوتر کے انڈے کے مانند تھی، جو آپ کے جسم سے ملتی جلتی تھی**"۔

نبی ﷺ کے اخلاق

صحابہ رضی اللہ عنہم کا آپ ﷺ کی تعظیم کرنا	عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "میری نگاہ میں نبی ﷺ سے زیادہ محبوب اور عظیم شخصیت کوئی نہیں تھی، اور میرے دل میں آپ کی تعظیم اس قدر تھی کہ آپ کو جی بھر کر دیکھ بھی نہیں پاتا تھا، اگر مجھ سے نبی ﷺ کے اوصاف بیان کرنے کو کہا جائے تو میں نہیں کر سکتا، کیونکہ آنکھ بھر کر میں نے آپ کو کبھی دیکھا ہی نہیں"۔ عروہ بن مسعود ثقفی نے حدیبیہ کے دن قریش کے سامنے نبی ﷺ کی صفت بیان کرتے ہوئے کہا تھا: "اللہ کی قسم! میں نے کبھی کسی بادشاہ کو بھی نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس کی ویسی تعظیم کرتے ہوں جیسی صحابہ کرام، محمد ﷺ کی کرتے ہیں، اللہ کی قسم! اگر وہ کھکھارتے بھی ہیں تو وہ ان کے کسی صحابہ کی ہتھیلی میں گرتی ہے اور وہ اسے اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتے ہیں، جب آپ کوئی حکم فرماتے ہیں تو اس کی بجا آوری کیلیے وہ لوگ دوڑ پڑتے ہیں، جب آپ وضو کرتے ہیں تو اس پانی کو لینے کے لیے مارا ماری ہوتی ہے، اور جب آپ گفتگو کرتے ہیں تو ان کے سامنے وہ ہمہ تن گوش ہو جاتے ہیں، اور آپ کی تعظیم میں آپ کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھتے بھی نہیں ہیں"۔
اللہ کا ادب کرنا	عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "ہم نے کہا: آپ ہمارے 'سید' ہیں، تو آپ نے فرمایا: سید تو اللہ تعالیٰ ہے، تو ہم نے کہا: آپ بخشش وداد ودہش میں سب سے افضل واعلیٰ ہیں، تو آپ نے فرمایا: اپنی یہ بات یا اسی طرح کی اور بات کہو، اور محتاط رہو کہ شیطان کہیں تمہیں اپنا وکیل نہ بنا لے"۔
آپ کی بہادری	علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "جب گھمسان کی لڑائی ہوتی اور دشمن ایک دوسرے کے مقابل ہوتا تو ہم رسول اللہ ﷺ کو ڈھال بناتے تھے، آپ سے زیادہ دشمن کے قریب کوئی نہیں ہوتا"۔
خشیت	نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! میں سب سے زیادہ اللہ کی خشیت اور تقوی اپنانے والا ہوں"۔
اہل خانہ کے ساتھ احسان	نبی ﷺ نے فرمایا: "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہو، اور میں تم میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں"۔
شرم وحیاء	ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "نبی ﷺ گھروں میں رہنے والی کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ باحیا تھے، جب آپ کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو ہم اسے آپ کے چہرے سے پتہ لگا لیا کرتے تھے"۔
آسانی	عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "نبی ﷺ کو جب بھی دو چیزوں کے درمیان چننے کا اختیار دیا جاتا تو آپ سب سے زیادہ آسان چیز اختیار کرتے تھے بشرطیکہ اس میں گناہ نہ ہو، اور اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ سب سے زیادہ اس سے دور رہنے والے ہوتے"۔

نبی ﷺ کے اخلاق	اپنے لیے انتقام نہیں لیتے	عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”اللہ کی قسم! آپ نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، البتہ جب اللہ کی حرمات کی پامالی ہوتی تو آپ اللہ کے لیے انتقام لیتے تھے“۔
	کھانا میں عیب نہیں نکالتے	عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر خواہش ہوتی تو کھالیتے اور اگر ناپسند ہوتا تو چھوڑ دیتے“۔
	ہدیہ قبول کرتے	عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول کرتے تھے اور اس کا بدلہ بھی دیا کرتے تھے“۔
	صدقہ نہیں کھاتے تھے	نبی ﷺ نے فرمایا: ”محمد اور آل محمد صدقہ نہیں کھاتے ہیں“۔
	آپ کا تواضع	عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور آپ نے اس سے گفتگو کی تو وہ ڈر کے مارے کانپنے لگا، آپ ﷺ نے اس سے کہا: ”پرسکون ہو جاؤ، میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں، میں ایک ایسی عورت کا بیٹا ہوں جو دھوپ میں سکھائے ہوئے گوشت کھاتی تھی“۔
	اہل خانہ کی خدمت	اسود بن یزید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: نبی ﷺ گھر میں کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا کہ: ”آپ گھر والوں کے کام میں لگے رہتے تھے، اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے نکل جاتے“۔
	جاہلوں سے درگزر	نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم لوگوں کو تعجب نہیں ہوتا کہ کیسے اللہ تعالیٰ نے مجھ سے قریش کے سب وشتم اور لعنت کو دور کر دیا ہے؟ وہ کسی قابل مذمت شخص کو ’مذمم‘ کہکر گالی دیتے اور لعن وطعن کرتے ہیں، جبکہ میں تو محمد (قابل تعریف وستائش) ہوں“۔
	آپ کی سچائی	عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ”ہم سے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا اور آپ سچے ہیں اور آپ کی سچائی ہر جگہ ظاہر ہے“۔
	خادموں کے ساتھ حسن اخلاق	انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”میں نے دس سال تک نبی ﷺ کی خدمت کی، اللہ کی قسم آپ نے کبھی مجھے ’اف‘ بھی نہیں کہا، اور نہ کوئی کام جسے میں نے کیا تو یہ کہا کہ: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اور جب کوئی کام نہیں کیا تو یہ نہیں کہا کہ: تم نے ایسا کیوں نہیں کیا؟“۔

نبی ﷺ کے اخلاق

آپ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان پہچانے نہیں جاتے تھے اور آپ بڑے وسیع القلب تھے

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی اونٹ پر سوار ہو کر داخل ہوا، اس نے اونٹ کو مسجد میں بیٹھایا پھر اسے باندھا (بعض روایتوں میں مسجد کے دروازہ پر اونٹ باندھنے کی صراحت بھی آئی ہے) اور اس کے بعد حاضرین سے دریافت کیا: تم میں سے محمد (ﷺ) کون ہیں؟ اور رسول اللہ ﷺ لوگوں کے بیچ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، وہ کہتے ہیں: ہم نے کہا: یہ جو گورے چٹے ٹیک لگا کر بیٹھے ہیں، تو اس آدمی نے آپ سے کہا: اے عبد المطلب کے بیٹے! تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: "**میں نے تمہارا جواب دے دیا**" تو اس آدمی نے کہا: اے محمد! میں آپ سے کچھ پوچھنے والا ہوں اور اس میں سختی بھی کروں گا تو میرے بارے میں اپنے اندر کوئی بدگمانی نہیں پالیے گا، تو رسول اللہ ﷺ نے کہا: "**جو بھی پوچھنا ہے پوچھو**"، تو اس آدمی نے کہا: میں آپ کو آپ کے اور آپ سے پہلے لوگوں کے رب کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے بھیجا ہے؟ آپ نے کہا: "**ہاں بالکل**"، اس نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپکو یہ حکم دیا ہے کہ ہم دن ورات میں پانچ دفعہ نماز ادا کریں؟ آپ نے کہا: "**ہاں بالکل**"، اس نے کہا: میں اللہ کی قسم دیکر آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم سال میں ایک بار اس مہینہ (رمضان) کا روزہ رکھیں؟ آپ نے کہا: "**ہاں بالکل**"، پھر اس نے کہا: میں اللہ کی قسم دیکر آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ صدقہ (زکوۃ) ہمارے مالداروں سے لیکر ہمارے محتاجوں پر لوٹا دیا جائے؟ آپ نے کہا: "**ہاں بالکل**"، تو اس آدمی نے کہا: آپ جو لیکر آئے ہیں میں اس پر ایمان لاتا ہوں، اور میں اپنی قوم کا قاصد ہوں، اور بنو سعد بن بکر قبیلے سے تعلق رکھنے والا ضمام بن ثعلبہ ہوں۔

آپ کی روٹی

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "**نبی ﷺ کے اہل خانہ لگاتار دو دن تک جَو کی روٹی آسودہ ہو کر نہیں کھا سکے یہاں تک کہ نبی ﷺ کی وفات ہو گئی**"۔

دنیا سے بے رغبتی

نبی ﷺ نے فرمایا: "**مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس احد پہاڑ کے مانند سونا ہو اور تین دن گزر جانے کے بعد قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ چھوڑ کر میرے پاس اس میں سے ایک دینار بھی بچ جائے،، مگر میں یہ کہوں کہ اللہ کے فلاں بندے کے لیے اتنا اور فلاں کے لیے اتنا اتنا**"۔

گالی نہیں دیتے

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: "**نبی ﷺ نہ بدگو تھے اور نہ بدزبان اور نہ ہی بازاروں میں شور وغل کرنے والے تھے، آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیکر عفوو درگزر کرنے والے تھے**"۔

کبھی کسی اجنبی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: "**نبی ﷺ نے کبھی کسی (اجنبی) عورت کا ہاتھ نہیں چھوا**"۔

نبی ﷺ کے اخلاق

آپ ﷺ کا گھر اور ساز وسامان

عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی ﷺ کے پاس اس حال میں آیا کہ آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور میں آکر آپ کے پاس بیٹھ گیا، آپ نے اپنے جسم پر اپنی ازار ڈال لی اور آپ کے پاس اس کے سوا کچھ بھی موجود نہ تھا، اور حالت یہ تھی کہ چٹائی نے آپ کے جسم مبارک پر اپنا نشان چھوڑ دیا تھا، پھر میں نے نبی ﷺ کے ساز وسامان کی طرف نگاہ دوڑائی تو دیکھتا ہوں کہ مٹھی بھر تقریباً ایک صاع جَو ہے اور گھر کے ایک کونے میں اسی کے مانند کیکر (ببول کی پھلی) پڑی ہوئی ہے اور چمڑے کا ایک مشکیزہ اوپر لٹکا ہوا ہے، وہ کہتے ہیں: یہ سب دیکھ کر میری آنکھیں بھر آئیں، تو نبی ﷺ نے کہا: **"اے خطاب کے بیٹے! تمہیں کیا چیز رلا رہی ہے؟"** میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! میں کیوں نہ روؤں کہ اس چٹائی نے آپ کے جسم اطہر پر اپنا نشان چھوڑ دیا اور آپ کے ساز وسامان جو ہیں وہ تو میں دیکھ ہی رہا ہوں، جبکہ قیصر وکسری پھلوں اور نہروں کے مزے لوٹ رہے ہیں، اور آپ اللہ کے رسول ﷺ اور اس کے برگزیدہ بندہ ہیں آپ کی ضروریات زندگی کی یہ کیا حالت ہے؟ تو آپ نے فرمایا: **"اے خطاب کے بیٹے! کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ ان لوگوں کے لیے دنیا ہو اور ہمارے لیے آخرت؟"** میں نے کہا: کیوں نہیں۔

پہلا امتحان

سوال:	صحیح	غلط
❂ بندہ کی دونوں جہاں کی سعادت نبی ﷺ کے طریقہ کی پیروی میں ہے	☐	☐
❂ تمام رسول اپنی قوم کے سب سے اعلیٰ خاندان والے ہوتے تھے	☐	☐
❂ نبی ﷺ کی سب سے مکمل صفت وہی ہے جو آپ نے خود بیان کی ہے کہ: **"میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں"**	☐	☐
❂ حریر اور دیباج (ریشم کی اقسام) نبی ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم تھے	☐	☐
❂ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اخلاق کامل اور نیک عادتوں کا مجموعہ بنایا تھا، اور آپ کو علم وفضل اور ہر اس چیز میں سے جس میں دنیا وآخرت کی بھلائی، سعادت اور نجات ہے اس قدر بھرپور حصہ عطا کیا تھا جو کسی کو نہیں دیا	☐	☐
❂ نبی ﷺ امی (ان پڑھ) تھے، پڑھنا لکھنا نہیں جانتے تھے اور نہ ہی کسی انسان نے آپ کو کچھ سکھایا	☐	☐

❂ نسب کے اعتبار سے مطلقاسب سے اعلیٰ تھے: ☐ یونس بن متّٰی ﷺ ☐ محمدؐ بن عبد اللہ ﷺ

❂ نبی ﷺ کے نام: ☐ سارے کے سارے صفات ہیں ☐ محض نام ہیں جو صرف تعریف کا فائدہ دیتے ہیں ☐ آپ کے ساتھ قائم ان صفات سے مشتق ہیں جو آپ کے لیے کمال اور تعریف کو واجب قرار دیتے ہیں ☐ سبھی ☐ صرف پہلا اور تیسرا

❂ **"آپ ﷺ کا اخلاق قرآن تھا"** یعنی: ☐ اس کی رضا میں راضی رہتے تھے ☐ اس کی ناراضگی میں ناراض رہتے تھے ☐ سبھی

❂ خلیل اللہ ہیں: ☐ ابراہیم علیہ السلام ☐ محمدؐ ﷺ ☐ سبھی

❂ **"رسول اللہ ﷺ کا رنگ کھلتا ہوا تھا"** یعنی آپ: ☐ گندمی رنگ کے تھے ☐ سفید تھے ☐ انتہائی سفید تھے

❂ سب سے بہترین خوشبو ہوتی ہے: ☐ مشک کی ☐ نبی ﷺ کے پسینہ کی

❂ نبی ﷺ مربوع تھے، یعنی: ☐ درمیانہ قامت کے تھے ☐ طویل قامت کے تھے

❂ نبی ﷺ کی مہر نبوت تھی: ☐ دونوں کندھوں کے درمیان ☐ آپ کے جسم کے مانند ☐ کبوتر کے انڈے کے مانند ☐ سبھی

اللہ تعالیٰ نے چن لیا:	کنانہ میں سے	بنو ہاشم میں سے	اسماعیل کی	قریش میں سے
کنانہ کو... اولاد میں سے	☐	☐	☐	☐
قریش کو	☐	☐	☐	☐
بنو ہاشم میں سے	☐	☐	☐	☐
نبی ﷺ کو... میں سے	☐	☐	☐	☐

نبی ﷺ کا نسب:	آپ کا نام	باپ کا نام	دادا کا نام	پر دادا کا نام	جد اعلی تھے	جد اعلی
ہاشم	☐	☐	☐	☐	☐	☐
عبد المطّلب	☐	☐	☐	☐	☐	☐
عبد اللہ	☐	☐	☐	☐	☐	☐
محمدؐ	☐	☐	☐	☐	☐	☐
اسماعیل	☐	☐	☐	☐	☐	☐
ابراھیم	☐	☐	☐	☐	☐	☐

ہر نام کو اس کی شرح سے جوڑیں:	محمدؐ	احمد	العاقب	السِّراج
سب سے زیادہ اپنے رب کی تعریف کرنے والا	☐	☐	☐	☐
جو بغیر جلائے روشنی دیتا ہے	☐	☐	☐	☐
بہت سی خوبیوں کے مالک جن پر انکی تعریف ہو	☐	☐	☐	☐
آپ کے بعد کوئی نبی نہیں گویا آپ مہر کی مانند ہیں	☐	☐	☐	☐

نبی ﷺ تھے:	ہتھیلی کے اعتبار سے	خوشبو کے اعتبار سے	زندگی گزارنے کے اعتبار سے	جسمانی بناوٹ اور اخلاق کے اعتبار سے	خشیت کے اعتبار سے
سب سے بہتر	☐	☐	☐	☐	☐
سب سے نرم	☐	☐	☐	☐	☐
سب سے معطر	☐	☐	☐	☐	☐
سب سے عمدہ	☐	☐	☐	☐	☐
سب سے زیادہ	☐	☐	☐	☐	☐

نبی ﷺ:	اللہ تعالی کے لیے	کھانے کو	اپنے لیے	صدقہ	ہدیہ
انتقام نہیں لیتے تھے	☐	☐	☐	☐	☐
انتقام لیتے تھے	☐	☐	☐	☐	☐
کبھی عیب نہیں لگایا	☐	☐	☐	☐	☐
قبول کرتے اور بدلہ دیتے تھے	☐	☐	☐	☐	☐
قبول نہیں کرتے تھے	☐	☐	☐	☐	☐

نبی ﷺ کی سیرت اور طریقہ

نبی ﷺ کے پہننے اوڑھنے اور کھانے پینے کا طریقہ

آپ کا سب سے پسندیدہ رنگ	آپ ﷺ کا سب سے پسندیدہ رنگ سفید تھا، چنانچہ آپ نے فرمایا: "**یہ تمہارا سب سے عمدہ کپڑا ہے اس کو پہنو اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن بھی دو**"۔
آپ کا لباس	جو بھی لباس میسر ہوتا آپ اسے پہن لیتے، کبھی اونی، کبھی سوتی اور کبھی کتان (لینن) کا بنا ہوا کپڑا پہنتے، اور جب آپ قمیض پہنتے تو داہنی جانب سے شروع کرتے۔
لباس میں نبی ﷺ کی میانہ روی	بعض سلف کا کہنا ہے کہ: (سلف صالحین دو طرح کے شہرت والے کپڑوں کو ناپسند کرتے تھے ایک بہت مہنگا اور دوسرا بہت سستا)، اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے: "**جس نے شہرت والا لباس پہنا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ذلت کا لباس پہنائے گا پھر اس میں آگ بھڑک اٹھے گی**" کیونکہ اس نے اس کے ذریعہ فخر ومباہات کا ارادہ کیا تھا لہٰذا اللہ نے اس کو سزا دی، اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "**جس نے تکبر کرتے ہوئے اپنا لباس زمین پر گھسیٹا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا**"۔
آپ ﷺ کا کھانا	جو موجود ہوتا اسے نہیں لوٹاتے اور جو نہ ہوتا اس کے لیے تکلف نہیں فرماتے تھے، جو بھی پاکیزہ چیز آپ کو پیش کی جاتی آپ تناول فرماتے، الا یہ کہ کوئی ایسی چیز ہو جس کو نفس ناپسند کرے تو اسے حرام قرار دیئے بغیر لوٹا دیتے، عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "**آپ نے کبھی کسی کھانے میں عیب جوئی نہیں کی، اگر خواہش ہوتی تو تناول فرماتے اور اگر ناپسند ہوتا تو چھوڑ دیتے**"، جیسے آپ نے گوہ نہیں کھایا کیونکہ یہ آپ کی زمین میں نہیں پائی جاتی تھی۔
آپ کے نوش فرمانے کا طریقہ	- زیادہ تر آپ کا کھانا زمین پر دستر خوان پر رکھا جاتا جس کو آپ نوش فرماتے۔ - آپ اپنی تین انگلیوں سے کھانا کھاتے تھے۔ - آپ ٹیک لگا کر نہیں کھاتے تھے۔ - کھانے کے شروع میں بسم اللہ کہتے اور اخیر میں اللہ کی حمد وثنا بیان کرتے۔ - جب کھانے سے فارغ ہوتے تو اپنی انگلیاں چاٹتے تھے۔
آپ ﷺ کا پینا	- زیادہ تر آپ بیٹھ کر پانی پیتے تھے، بلکہ آپ نے کھڑے ہو کر پانی پینے والے کو ڈانٹ پلائی، اور کھڑے ہو کر پینا اس صورت میں جائز ہے جبکہ بیٹھنے کی کوئی صورت نہ بنتی ہو۔ - جب آپ پی چکتے تو اپنے داہنے بیٹھے شخص کو دیتے گرچہ بائیں طرف قوم کی بڑی شخصیات ہی کیوں نہ ہوتیں۔

نبی ﷺ کی ازدواجی اور معاشرتی زندگی

- نبی ﷺ نے فرمایا: **"تمہاری دنیا میں سے دو چیزیں مجھے انتہائی مرغوب ہیں: عورت اور خوشبو، اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے"۔**
- آپ رات گزارنے، ٹھہرنے اور نفقہ تمام بیویوں کے درمیان برابر تقسیم کرتے تھے۔
- عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: **"جب آپ سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیویوں کے مابین قرعہ اندازی کرتے، اور جن کا نام آتا وہ آپ کے ساتھ سفر پر نکلتیں، اور باقی ماندہ کے لیے اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑتے تھے"۔**
- اپنی بیویوں کے ساتھ آپ کا طریقہ حسن معاشرت اور حسن اخلاق کا ہوتا تھا۔
- آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے پیچھے آتے جہاں وہ انصار کی لڑکیوں کے ساتھ کھیلا کرتیں، اور جب وہ کسی ایسی چیز کی خواہش کرتیں جو شرعی طور پر محذور نہ ہوتا تو آپ ان کی خواہش پوری کر دیتے۔
- آپ ان کی گود میں سر رکھ کر سو جاتے اور قرآن پڑھتے اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ وہ حائضہ ہوتیں۔
- جب وہ حائضہ ہوتیں تو انہیں لنگوٹ باندھنے کا حکم دیتے اور پھر ان کے ساتھ لیٹ کر سو جاتے۔
- آپ روزہ کی حالت میں بھی ان کا بوسہ لیا کرتے تھے۔
- آپ کے لطف اور حسن اخلاق کا یہ عالم تھا کہ آپ انہیں کھیلنے دیتے اور دوران سفر دو دفعہ آپ نے ان کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کیا۔
- جب آپ سفر سے آتے تو رات کو اہل خانہ کا دروازہ نہیں کھٹکھٹاتے اور دوسروں کو بھی اس سے منع کرتے۔

نبی ﷺ کے سونے اور جاگنے کا طریقہ

- نبی ﷺ جب سونے کے لیے بستر پر آتے تو یہ دعا پڑھتے: «**بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَحْيَا وَأَمُوتُ**»، اور **"جب بستر پر لیٹتے تو ہر رات اپنی ہتھیلیاں ملاتے پھر اس میں پھونک مار کر پڑھتے: ﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ﴾ و﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ﴾ و﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلنَّاسِ﴾، پھر جہاں تک ممکن ہوتا دونوں ہتھیلیوں کو اپنے جسم پر پھیرتے، اور اس کام کی شروعات اپنے سر، چہرہ اور جسم کے اگلے حصے سے کرتے، ایسا آپ تین دفعہ کرتے"** اور **"جب آپ سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنے داہنے ہاتھ کو اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے: اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ**، اس دعا کو تین دفعہ پڑھتے"، اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو پڑھتے: «**الْحَمْدُ لله الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ**»، پھر مسواک کرتے۔
- آپ رات کے پہلے حصے میں سوتے اور آخری حصے میں قیام کرتے، اور کبھی مسلمانوں کی مصلحت کی خاطر رات کے ابتدائی حصے میں جاگا بھی کرتے۔
- نبی ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں دل نہیں سوتا تھا۔
- جب آپ سوتے تو کوئی آپ کو بیدار نہیں کرتا تھا یہاں تک کہ آپ خود بیدار ہو جائیں۔
- آپ ﷺ کی نیند بالکل معتدل ہوتی تھی، اور یہی طریقہ نیند کے لیے سب سے مفید ہے۔

معاملات میں نبی ﷺ کا طریقہ

- نبی ﷺ ہنسی مذاق کیا کرتے تھے اور ہنسی مذاق میں بھی آپ سچ ہی بولا کرتے تھے۔
- نبی ﷺ (بعض اوقات) توریہ کیا کرتے تھے اور اس میں بھی سچ ہی بولا کرتے تھے۔ (اور توریہ کہتے ہیں: بولنا کچھ، اور مراد لینا کچھ اور)
- نبی ﷺ مشورہ دیتے تھے اور باہم مشورہ بھی کیا کرتے تھے۔
- نبی ﷺ مریضوں کی عیادت کرتے، جنازہ میں شامل ہوتے، دعوت قبول کرتے، بیواؤں، مسکینوں اور کمزوروں کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں لگے رہتے تھے۔
- آپ اچھے اشعار سنتے اور اس پر بدلہ بھی دیا کرتے اور آپ کی جو تعریفیں کی گئی ہیں وہ آپ میں موجود قابل ستائش صفات کا تھوڑا سا حصہ ہیں، جبکہ دوسرے لوگوں کی تعریف اکثر جھوٹی ہی ہوتی ہے۔
- نبی ﷺ اپنے جوتے خود گانٹھ لیتے، کپڑے میں خود سے پیوند لگا لیتے، اپنے ڈول کی مرمت کر لیتے، بکری دوہ لیتے، کپڑوں سے جوں نکال لیتے، اہل خانہ اور اپنی خدمت آپ کرتے، اور مسجد کی تعمیر کے لیے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر اینٹ اٹھاتے تھے۔
- کبھی بھوک کے مارے پیٹ پر پتھر باندھ لیتے تھے اور کبھی آسودگی بھی ہو جاتی۔
- نبی ﷺ ضیافت کرتے تھے اور مہمان بھی بنا کرتے تھے۔
- نبی ﷺ نے سر کے بیچ، پاؤں کے اوپری حصہ، گلے کی رگ اور گردن کے اوپری حصہ میں پچھنا لگوایا۔
- نبی ﷺ نے علاج کیا، آگ سے داغا لیکن کسی سے داغنے کے لیے نہیں کہا، جھاڑ پھونک کیا لیکن کسی سے جھاڑ پھونک طلب نہیں کیا، اور بیمار کی تکلیف دہ چیزوں سے حفاظت فرمائی۔
- معاملہ کرنے میں آپ سب سے اچھے تھے، جب آپ قرض لیتے تو اسے بہتر انداز میں واپس لوٹاتے۔

نبی ﷺ کے چلنے کا انداز

- نبی ﷺ سب سے تیز، سب سے عمدہ اور سب سے متوازن چال چلتے تھے۔
- آپ صحابہ سے زیادہ تیز چلنے والے تھے اور انہیں آپ کے ساتھ چلنے کے لیے بڑی محنت کرنی پڑتی۔
- آپ ﷺ کبھی جوتا پہن کر تو کبھی ننگے پاؤں چلا کرتے تھے۔
- صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے آگے اور آپ سب کے پیچھے چلتے تھے۔
- آپ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ کبھی جماعت میں تو کبھی اکیلے چلا کرتے۔

نبی ﷺ کے ذکر کا انداز

- نبی ﷺ سب سے مکمل طور پر اللہ کا ذکر کرنے والے تھے، بلکہ آپ کا سارا کلام ہی اللہ کے ذکر سے بھرا ہوتا تھا۔
- نبی ﷺ جب نیند سے بیدار ہوتے، نماز شروع کرتے، مسجد میں داخل ہوتے، صبح اور شام میں، کپڑا پہنتے وقت، گھر میں داخل ہوتے یا گھر سے نکلتے، بیت الخلاء میں داخل ہوتے، وضو سے پہلے اور بعد میں، جب اذان سنتے، مہینہ کا چاند دیکھتے، کھانے کے پہلے اور بعد میں، اور چھینکتے وقت اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

موضوع	عنوان	تفصیل
سنن فطرت اور اس کے توابع	سنتوں کا شمار	نبی ﷺ نے فرمایا: **"دس چیزیں فطرت میں سے ہیں: مونچھ تراشنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے پور دھونا، بغل کے بال اکھیڑنا، زیر ناف صاف کرنا، اور پیشاب وپاخانہ کے بعد استنجا کرنا"** اور دسویں بات راوی بھول گئے۔
	داہنے کو پسند کرنا	نبی ﷺ کو جوتا پہننے، کنگھی کرنے، پاکی حاصل کرنے، لینے اور دینے میں داہنی طرف سے شروع کرنا پسند تھا، اور نبی ﷺ کھانے پینے وپاکی حاصل کرنے میں دائیں طرف سے شروع کرتے جبکہ بیت الخلاء اور اس جیسی ناپسندیدہ چیزوں کو دور کرنے میں بائیں طرف (ہاتھ) سے۔
	مونڈنا	سر کا بال مونڈنے میں نبی ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ یا تو پورا مونڈتے یا پورا چھوڑ دیتے۔
	مسواک	نبی ﷺ کو مسواک کرنا پسند تھا، آپ روزہ اور غیر روزہ ہر حال میں مسواک کرتے، نیند سے بیدار ہوتے وقت مسواک کرتے، اور وضو کے وقت، نماز کے وقت اور گھر میں داخل ہوتے وقت مسواک کرتے تھے، اور نبی ﷺ پیلو کی لکڑی کو بطور مسواک استعمال کرتے تھے۔
	خوشبو	نبی ﷺ کو خوشبو بہت زیادہ پسند تھی، اور آپ کثرت سے خوشبو کا استعمال کرتے تھے۔
	داڑھی اور مونچھ	نبی ﷺ نے فرمایا: **"مشرکوں کی مخالفت کرو بایں طور کہ داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں ترشواؤ"**۔
	وقت کی تعیین	انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: **"نبی ﷺ نے ہمارے لیے مونچھ اور ناخن کو تراشنے کے لیے چالیس دن کی تحدید کی کہ اس سے زیادہ دنوں تک ہم انہیں نہ چھوڑیں"**۔
نبی ﷺ کی گفتگو کا انداز...	نبی ﷺ کی گفتگو کا انداز	- عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: **"رسول اللہ ﷺ تمہاری طرح جلدی جلدی بات نہیں کیا کرتے تھے بلکہ ٹھہر ٹھہر کر واضح انداز میں بات کرتے تھے جس کو سننے والا یاد کر لیتا"**۔ - جب آپ کوئی بات کرتے تو تین دفعہ دہراتے تاکہ سمجھ میں آجائے، اور جب سلام کرتے (یعنی اجازت لینے کے لیے سلام کرتے) تو تین دفعہ کرتے۔ - آپ بلا ضرورت بات نہیں کرتے تھے، اور آپ کی باتیں جوامع الکلم ہوتیں۔ - آپ لایعنی باتیں نہیں کرتے تھے، اور وہی گفتگو کرتے جس میں ثواب کی امید ہوتی۔ - نبی ﷺ بدزبان اور بدگو نہیں تھے اور نہ ہی بازاروں میں شور وغل کرنے والے تھے۔

نبی ﷺ کی گفتگو، ہنسنے رونے اور خطبہ دینے کا انداز	آپ کا ہنسنا	نبی ﷺ کا ہنسنا یہ ہوتا کہ آپ تبسم فرمایا کرتے تھے، اور زیادہ سے زیادہ آپ کا ہنسنا یہ ہوتا کہ آپ کے ڈاڑھ ظاہر ہو جاتے۔
	آپ ﷺ کا رونا	– نبی ﷺ دہاڑیں مار کر زور زور سے نہیں روتے تھے، لیکن آپ کی آنکھیں بھر آتیں حتی کہ آنسو نکل آتے، اور آپ کے سینے سے ہانڈی کے جوش مارنے کی طرح آواز نکلتی۔ – آپ کا رونا کبھی میت پر رحمت کے لیے ہوتا، اور کبھی اپنی امت پر رحمت اور شفقت کے لیے، اور کبھی اللہ کے ڈر سے، اور کبھی قرآن سن کر روتے۔
	آپ ﷺ کا خطبہ	– نبی ﷺ نے زمین پر، منبر پر، اونٹ اور اونٹنی پر خطبہ دیا۔ – جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: **"رسول اللہ ﷺ جب خطبہ دیتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہو جاتی اور غصہ بڑھ جاتا، گویا آپ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہوں"۔** – نبی ﷺ جب بھی کوئی خطبہ دیتے تو اسے اللہ کی حمد و ثنا سے ہی شروع کرتے۔ – نبی ﷺ جب بھی ضرورت اور لوگوں کی مصلحت پیش نظر ہوتی خطبہ دے دیا کرتے تھے۔

دوسرا امتحان

سوال:	صحیح	غلط
جب آپ قمیص پہنتے تو دائیں طرف سے شروع کرتے	☐	☐
عام طور پر نبی ﷺ کا کھانا یہ ہوتا کہ زمین پر دستر خوان بچھا کر اس پر کھانا لگایا جاتا	☐	☐
جب آپ سفر سے لوٹتے تو رات میں گھر کا دروازہ نہیں کھٹکھٹاتے اور دوسروں کو بھی اس سے روکتے	☐	☐
کبھی بھوک کی وجہ سے نبی ﷺ اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتے اور کبھی آسودگی ہو جاتی	☐	☐
نبی ﷺ نے علاج کیا اور آگ سے داغا لیکن کسی سے داغنے کے لیے نہیں کہا، اور آپ نے جھاڑ پھونک کیا لیکن کسی سے جھاڑ پھونک طلب نہیں کیا	☐	☐
وسوسہ میں مبتلا لوگ جیسا کرتے ہیں ویسا نبی ﷺ نے کچھ نہیں کیا، جیسے ذکر کے پیشاب کے راستے پر ہاتھ پھیرنا تاکہ پیشاب اچھی طرح نکل جائے، کھانسنا، اچھل کود کرنا، رگ پکڑنا، سیڑھی پر چڑھنا، آلہء تناسل میں روئی ڈالنا، اس پر پانی بہانا، ہر کچھ دیر کے بعد اس کو دیکھنا، اور اسی جیسی اور بدعتیں جن کو اہل وسوسہ انجام دیتے ہیں	☐	☐
آپ آسان دین حنیف دیکر بھیجے گئے تھے اور اسکی ضد: شرک اور حلال کو حرام قرار دینا ہے	☐	☐
اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو سات اولاد عطا کی تھی: چار لڑکے اور تین لڑکیاں	☐	☐
آپ ﷺ کی سبھی اولاد خدیجہ رضی اللہ عنہا سے تھیں، ان کے علاوہ کسی اور سے کوئی اولاد نہیں ہوئی	☐	☐
نبی ﷺ کی سبھی اولاد آپ کی زندگی ہی میں وفات پا چکی تھی	☐	☐
اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ جب آپکا انتقال ہوا تو آپ کے پاس نو بیویاں تھیں: عائشہ، حفصہ، زینب بن جحش، ام سلمہ، صفیہ، ام حبیبہ، میمونہ، سودہ اور جویریہ رضی اللہ عنہن۔	☐	☐
اللہ تعالیٰ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جبریل کے ہاتھوں سلام بھیجا تھا، اور یہ خصوصیت صرف انہیں کو حاصل تھی، نبی ﷺ کی کسی اور بیوی کے لیے یہ خصوصیت ثابت نہیں ہے	☐	☐

- نبی ﷺ کا سب سے پسندیدہ رنگ تھا: ☐ سفید ☐ کالا ☐ جو بھی رنگ میسر ہوتا
- نبی ﷺ کا لباس: ☐ اونی نہیں پہنتے ☐ سوتی اور لینن پہنتے ☐ جو بھی لباس میسر ہوتا ☐ فقط پہلا اور دوسرا
- نبی ﷺ کا لباس: ☐ انتہائی مہنگا لباس ☐ زہد اختیار کرتے ہوئے انتہائی سستا کپڑا ☐ معتدل لباس

- نبی ﷺ بسم اللہ کہتے اور اللہ کی حمد وثنا کرتے: ☐ کھانے کے شروع میں ☐ اخیر میں ☐ پہلے اور بعد میں
- نبی ﷺ پانی پیتے تھے زیادہ تر: ☐ بیٹھ کر ☐ کھڑے ہو کر ☐ سبھی
- نبی ﷺ نے فرمایا: **"تمہاری دنیا سے مجھے دو چیزیں پسند ہیں"**: ☐ عورت ☐ خوشبو ☐ سبھی
- نبی ﷺ نے فرمایا: **"میری آنکھوں کی ٹھنڈک بنائی گئی ہے"**: ☐ جنت میں ☐ نماز میں ☐ سبھی
- اپنی بیویوں کے ساتھ نبی ﷺ کا طریقہ تھا اچھے: ☐ ڈھنگ سے رہنا ☐ اخلاق سے پیش آنا ☐ سبھی
- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: **"نبی ﷺ نے ہمارے لیے مونچھ اور ناخن تراشنے کی مدت........ دن طے کی تھی کہ ہم اس سے زیادہ دن تک نہ چھوڑیں"**: ☐ تیس ☐ چالیس ☐ پچاس
- سر مونڈنے میں نبی ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ: ☐ کچھ مونڈتے اور کچھ چھوڑ دیتے ☐ پورا مونڈنا یا پورا چھوڑ دینا
- نبی ﷺ مسواک کرنا پسند کرتے تھے، اور آپ مسواک کرتے تھے: ☐ روزہ کی حالت میں ☐ غیر روزہ میں ☐ سبھی
- نبی ﷺ کا ہنسنا تھا: ☐ ہمیشہ مسکرانا ☐ اکثر وبیشتر مسکرانا
- نبی ﷺ بھیجے گئے تھے: ☐ سارے لوگوں کی طرف ☐ ثقلین یعنی انسانوں اور جناتوں کی طرف
- مطلقا نبی ﷺ کی سب سے افضل بیٹی: ☐ سبھی ☐ فاطمہ رضی اللہ عنہا ☐ زینب رضی اللہ عنہا
- آپ کی اس بیوی کے سوا کسی اور کے لحاف میں وحی نہیں اترتی تھی: ☐ حفصہ رضی اللہ عنہا ☐ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ☐ عائشہ رضی اللہ عنہا

نبی ﷺ:	جنازہ میں	دعوت کو	بیوہ، مسکین اور کمزوروں کی ضرورتوں کو	مریض کی
عیادت کرتے تھے	☐	☐	☐	☐
حاضر ہوتے تھے	☐	☐	☐	☐
قبول کرتے تھے	☐	☐	☐	☐
پوری کرتے تھے	☐	☐	☐	☐

نبی ﷺ کے افعال:	اپنی بکری	مسجد بنانے کے لیے اینٹ	اپنے کپڑے کو خود سے	اپنے جوتے کو خود سے	خود کی اور اہل خانہ کی
گانٹھ لیتے تھے	☐	☐	☐	☐	☐
پیوند لگا لیتے تھے	☐	☐	☐	☐	☐
دوہ لیتے تھے	☐	☐	☐	☐	☐
خدمت کرتے تھے	☐	☐	☐	☐	☐
ڈھوتے تھے	☐	☐	☐	☐	☐

فطرت میں سے ہے:	ناخن	بغل کے بال	زیرناف	داڑھی	مونچھ
کاٹنا	☐	☐	☐	☐	☐
بڑھانا	☐	☐	☐	☐	☐
تراشنا	☐	☐	☐	☐	☐
اکھاڑنا	☐	☐	☐	☐	☐
مونڈنا	☐	☐	☐	☐	☐

نبی صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے کھانے کا طریقہ:	غیر موجود کے لیے	آپ اسے کھالیتے	تو بنا حرام قرار دیے ہوئے اسے چھوڑ دیتے	جو موجود ہوتا
لوٹاتے نہیں تھے	☐	☐	☐	☐
تکلف نہیں کرتے تھے	☐	☐	☐	☐
جو بھی پاکیزہ چیز آپ کو پیش کی جاتی	☐	☐	☐	☐
الا یہ کہ آپ کا نفس اسے ناپسند کرے	☐	☐	☐	☐

نبی صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:	جب فارغ ہوتے	ایک بار کھانے سے	ایک انگلی سے	پانچ انگلی سے کھاتا ہے اور ہتھیلی سے دھکیلتا ہے	تین
اپنی... انگلیوں سے کھاتے تھے	☐	☐	☐	☐	☐
اور اس کو چاٹتے تھے	☐	☐	☐	☐	☐
یہ اس سے بہتر ہے کہ	☐	☐	☐	☐	☐
متکبر کھاتا ہے	☐	☐	☐	☐	☐
حریص اور لالچی کھاتا ہے	☐	☐	☐	☐	☐

نبی ﷺ کی خصوصیات

نبی ﷺ کی خصوصیات

آپ آسان دین حنیف دے کر بھیجے گئے	ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حنیفیہ اور سمحہ کے مابین جمع کرنے کا مطلب ہے کہ: حنیفیہ (یکسوئی) ہے توحید میں، اور سمحہ (آسانی) ہے اخلاق میں، اور ان دونوں کی ضد ہے: شرک اور حلال کو حرام قرار دینا"۔
آپ ثقلین کے لیے بھیجے گئے	نبی ﷺ نے فرمایا: "(مجھ سے پہلے) **نبی خاص طور سے اپنی قوم کے لیے بھیجے جاتے تھے، جبکہ میں سارے لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں**"۔
آپ کی کتاب اور دعوت	اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (**الرٰ، اے رسول یہ وہ کتاب ہے جس کو ہم نے آپ کے اوپر اس لیے اتارا ہے کہ آپ لوگوں کو اپنے رب کے حکم سے اندھیرے سے اجالے میں لائیں غالب اور قابل تعریف اللہ کی طرف سے**) ابراہیم: ۱۔
آپ کی آیات	آپکی سب سے بڑی آیت (نشانی) قرآن ہے، اور کوئی بھی آیت (نشانی) جو آپ سے پہلے نبی یا رسول کو دی گئی تھی اس میں سے آپ کو بھی حصہ ملا تھا۔
آپ سے محبت کرنا	نبی ﷺ نے فرمایا: "**تم میں کا کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی اولاد، والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں**"۔
آپ سے بغض رکھنے کا حکم	ایسا شخص کفر اکبر کا مرتکب کافر ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (**یقیناً آپ کا دشمن ہی لاوارث اور بے نام و نشان رہے گا**)۔ الکوثر: ۳۔
خلیل اللہ	نبی ﷺ نے فرمایا: "**اللہ نے مجھے ویسے ہی خلیل بنالیا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا**"۔
اولوالعزم میں سے ایک ہیں	اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (**جبکہ ہم نے تمام نبیوں سے عہد و میثاق لیا اور -خاص طور سے- آپ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ علیہم السلام سے**)۔ [الاحزاب: ۷]۔
آپ کا علم	نبی ﷺ نے فرمایا: "**میں تم میں سب سے زیادہ اللہ کو جاننے والا ہوں**" اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (**آپ کہہ دیجیے، میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں**) [الانعام: ۵۰]۔

نبی ﷺ کی خصوصیات

نبی ﷺ کے فرمانبردار اور نافرمان کا حکم

ارشاد باری ہے: (آپ کہہ دیجئے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے)۔[آل عمران: ۳۱]، اور مزید فرمایا: (تم سستی نہ کرو اور نہ غمگین ہو، تم ہی غالب رہوگے، اگر تم ایمان دار ہو)۔[آل عمران: ۱۳۹]، اور نبی ﷺ نے فرمایا: "ہر شخص جنت میں داخل ہوگا سوائے اس کے جس نے انکار کیا"، لوگوں نے کہا: کس نے انکار کیا اللہ کے رسول؟ آپ نے فرمایا: "جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے نافرمانی کی اس نے انکار کیا" اور آپ ﷺ نے فرمایا: "میرے حکم کی مخالفت کرنے والوں کے لیے ذلت ورسوائی مقدر کردی گئی ہے"۔

نبی ﷺ کی امت

ارشاد ربانی ہے: (تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو)[آل عمران: ۱۱۰] اور نبی ﷺ نے فرمایا: "اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا آدھا حصہ

آپ ﷺ کا وطن

آپ کا وطن مکہ تھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اللہ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ (شریف) میں ہے جو تمام دنیا کے لیے برکت وہدایت والا ہے، جس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں، مقام ابراہیم ہے، اس میں جو آجائے امن والا ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پاسکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے، اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ تعالیٰ (اس سے بلکہ) تمام دنیا سے بے پرواہ ہے)[آل عمران: ۹۶-۹۷]۔

اور مکہ حرمت والا شہر ہے، آپ نے فرمایا: "بیشک اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے اسی دن سے حرام قرار دیا ہے جس دن آسمان وزمین کو پیدا کیا تھا لہذا وہ اللہ کے حرام قرار دینے کی وجہ سے حرمت والا ہے" اور قیامت تک یہ مسلمانوں کا ملک رہیگا، نبی ﷺ نے فرمایا: "فتح مکہ کے بعد کوئی ہجرت نہیں"۔

آپ ﷺ کا قبلہ

آپ ﷺ کا قبلہ کعبہ تھا، اور اس سے پہلے بیت المقدس تھا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: (ہم آپکے چہرے کو بار بار آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں، اب ہم آپکو اس قبلہ کی جانب متوجہ کریں گے جس سے آپ خوش ہو جائیں، آپ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں اور آپ جہاں کہیں ہوں اپنا چہرہ اسی طرف پھیرا کریں)[البقرۃ: ۱۴۴]۔

اور مسجد حرام اس روئے زمین پر بننے والی سب سے پہلی مسجد ہے، ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "میں نے رسول اللہ ﷺ سے روئے زمین پر بننے والی پہلی مسجد کے بارے میں پوچھا تو آپنے فرمایا: وہ مسجد حرام ہے"۔

اور نبی ﷺ نے فرمایا: "جو اس گھر کو آئے پھر وہ نہ جماع کے قریب گیا اور نہ ہی فسق والے کام کیا، تو وہ ایسے پاک ہو کر لوٹتا ہے جیسے وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا"۔

نبی ﷺ کی خصوصیات

آپ ﷺ کا قبلہ

نبی ﷺ نے فرمایا: **"مسجد حرام میں ایک نماز ایک لاکھ نماز کے برابر ہے، اور میری مسجد میں ایک نماز ایک ہزار کے نماز کے برابر ہے، اور بیت المقدس میں ایک نماز پانچ سو نماز کے برابر ہے"۔**

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **"صرف تین مسجدوں کے لیے رخت سفر باندھا جائے گا: مسجد حرام، میری مسجد** (نبوی) **اور مسجد اقصی"۔**

اور نبی ﷺ نے مزید فرمایا: **"جب تم پیشاب وپاخانہ کے لیے آؤ تو قبلہ رخ نہ بیٹھو اور نہ ہی ادھر پیٹھ کر کے بیٹھو، بلکہ پورب یا پچھم کی طرف ہو کر بیٹھ جاؤ"۔**

[**نوٹ:** یہ حکم اہل مدینہ یا ہر اس علاقہ والوں کے لیے ہے جن کا قبلہ جنوب یا شمال کی طرف ہے، لیکن جن کا قبلہ مغرب یا مشرق کی طرف ہے ان کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ جنوب وشمال کی طرف رخ کر کے بیٹھیں]۔

نبی ﷺ کی بیویاں اور قرابت دار

نبی ﷺ کی سات اولاد تھی: تین بیٹے اور چار بیٹیاں

[۱] قاسم، اور انہیں کے نام پر آپکی کنیت تھی	[۲] زینب رضی اللہ عنہا
[۳] رقیہ رضی اللہ عنہا	[۴] ام کلثوم رضی اللہ عنہا
[۵] فاطمہ رضی اللہ عنہا	[٦] عبد اللہ، اور ان کا لقب طیب اور طاہر تھا

[۷] ابراہیم، یہ نبی ﷺ کی لونڈی ماریہ قبطیہ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے، اور آپ کی بقیہ سبھی اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہوئی، ان کے علاوہ کسی اور بیوی سے آپ کو کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

آپکی سبھی اولاد آپ کی زندگی ہی میں فوت ہو چکی تھی سوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے، ان کی وفات آپ ﷺ کی وفات کے چھ مہینے بعد ہوئی، اس صبر اور احتساب کے بدلے اللہ تعالیٰ نے سیدہ فاطمہ کے درجات بلند فرمائے اور سارے جہان کی عورتوں پر فضیلت دی، اور فاطمہ مطلق طور پر آپ کی بیٹیوں میں سب سے افضل ہیں۔

آپ کی سبھی بیٹیوں نے اسلام کا زمانہ پایا اور اسلام قبول کیا اور آپ کے ساتھ ہجرت کیں۔

نبی ﷺ کے گیارہ چچا تھے

[۱] سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ		[۲] عباس رضی اللہ عنہ	
[۳] ابو طالب، اور ان کا نام عبد مناف تھا		[۴] ابو لہب، اور اس کا نام عبد العزیٰ تھا	
[۵] زبیر	[٦] عبد الکعبہ	[۷] المُقوِّم	[۸] ضِرار
[۹] قثم	[۱۰] المُغیرۃ، اور اس کا لقب حجل تھا	[۱۱] الغَیداق، اور اس کا نام مصعب تھا	

نبی ﷺ کے چچا میں سے صرف حمزہ اور عباس رضی اللہ عنہما نے اسلام قبول کیا۔

آپکی چھ پھوپھیاں تھیں	[۱]صفیّہ، اور یہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی ماں تھیں	[۲]ام حکیم البیضاء
	[۳]عاتکہ ‏ [۴]برّة	[۵]اروی ‏ [۶]امیمہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں: حجز صخرُ سمعةُ	حجز	(حاء)= حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا ۔ (جیم)= جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا۔ (زاي)= زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا + زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا ۔
	صخرُ	(صاد)= صفیہ بنت حُیّی بن اخطب رضی اللہ عنہا ۔ (خاء)= خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ۔ (راء)= اُمّ حبیبہ رملہ بنت ابو سفیان رضی اللہ عنہا ۔
	سمعہ	(سین)= سودة بنت زمعہ رضی اللہ عنہا ۔ (میم)= میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا ۔ (عین)= عائشہ بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا ۔ (ھاء)= ام سلمہ ہند بنت ابو امیہ رضی اللہ عنہا ۔

خدیجہ رضی اللہ عنہا	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی بیوی خدیجہ بنت خویلد قرشیہ اسدیہ رضی اللہ عنہا ہیں، آپ نے ان سے نبوت کے قبل شادی کی تھی جب ان کی عمر چالیس سال تھی، اور ان کی زندگی میں کسی اور سے شادی نہیں کی، آپ کی سبھی اولاد سوائے ابراہیم کے انہیں کے بطن سے ہوئی، یہ وہ عظیم خاتون ہیں کہ جس نے آپ کو نبوت ملنے پر آپ کی بڑی مدد کی اور آپ کے ہر سُکھ دُکھ میں شریک رہیں اور اپنی جان ومال آپ پر قربان کر دیا، اللہ تعالیٰ نے جبریل کے ہاتھوں آپ کو سلام بھیجا، اور یہ ایسی خصوصیت ہے جو آپ کے سوا کسی اور کو حاصل نہیں ہوئی، اور ہجرت کے تین سال قبل آپ کی وفات ہوئی، رضی اللہ عنہا ۔
سودہ رضی اللہ عنہا	نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے چند دنوں بعد سودہ بنت زمعہ قرشیہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی، یہی وہ خاتون ہیں جنہوں نے اپنا دن عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہدیہ کر دیا تھا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا

ان کے بعد نبی ﷺ نے ام عبد اللہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا سے شادی کی، جن کی براءت ساتوں آسمان کے اوپر سے نازل ہوئی، جو نبی ﷺ کو نہایت پسند اور آپ کی چہیتی تھیں، ان سے نکاح سے قبل ہی فرشتوں نے انہیں ریشم کے ایک ٹکڑے میں لپیٹ کر نبی ﷺ کے سامنے پیش کیا تھا اور کہا تھا: **"یہ آپ کی بیوی ہیں"** آپ نے ان سے شوال میں شادی کی جب ان کی عمر چھ سال تھی، اور ہجرت کے پہلے سال شوال میں ان سے بناء (رخصتی) کیا جب ان کی عمر نو سال تھی، ان کے علاوہ کسی اور کنواری لڑکی سے آپ نے شادی نہیں کی، ان کے علاوہ کسی اور بیوی کے لحاف میں رہتے ہوئے آپ پر وحی نہیں نازل ہوتی تھی، آپ نبی ﷺ کے نزدیک سب سے محبوب تھیں، آپ کی پاکدامنی آسمان سے نازل ہوئی، اور امت کا اتفاق ہے کہ اب آپ پر زنا کی بہتان تراشی کرنے والا کافر ہے، آپ نبی ﷺ کی بیویوں میں سب سے بڑی فقیہہ اور عالمہ ہیں، بلکہ مطلقاً آپ اس امت کی عورتوں میں سب سے بڑی فقیہہ اور عالمہ ہیں، آپ سے اکابرین صحابہ فتوی پوچھتے اور آپ کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔

حفصہ رضی اللہ عنہا

پھر آپ نے حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا سے شادی کی، وہ اپنے پہلے شوہر حذافہ سہمی کے ساتھ ہی اسلام قبول کر چکی تھیں اور ان کے ساتھ ہی مدینہ کی طرف ہجرت کیا تھا، پھر جب غزوہ احد کے بعد ان کے شوہر کا انتقال ہو گیا تو نبی ﷺ نے ان سے شادی فرمائی۔

زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

پھر ان کے بعد آپ نے زینب بنت خزیمہ بن حارث قیسیہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی جو بنو ہلال بن عامر قبیلے سے تھیں، آپ ﷺ سے شادی کے دو مہینے بعد ہی ان کا انتقال ہو گیا، اور یہی آپ کی وہ بیوی ہیں جن کا لقب ام المساکین تھا۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا

پھر نبی ﷺ نے ام سلمہ ہند بنت ابو امیہ قرشیہ مخزومیہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی، اور ابو امیہ کا نام: حذیفہ بن مغیرہ تھا، یہ آپ کی بیویوں میں سے سب سے اخیر میں وفات پانے والی ہیں، ان کی وفات ۶۲ھ میں ہوئی۔

جویریہ رضی اللہ عنہا

نبی ﷺ نے جویریہ بنت حارث بن ابو ضرار مصطلقیہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی، یہ بنو مصطلق کی قیدیوں میں سے تھیں، تو یہ نبی ﷺ کے پاس اپنی مکاتبت پر مدد مانگنے کے لیے آئیں، تو نبی ﷺ نے ان کا مکاتبہ (ان کی آزادی کے لیے مقرر کی گئی رقم) اپنی طرف سے ادا کر دیا اور ان سے شادی کر لی۔

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

پھر ان کے بعد نبی ﷺ نے بنو اسد بن خزیمہ سے تعلق رکھنے والی زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے شادی فرمائی، یہ آپ کی پھوپھی امیمہ کی بیٹی تھیں، اور انہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نازل ہوا تھا: **(جب زید نے ان سے اپنی ضرورت پوری کر لی تو ہم نے ان کو آپ کی زوجیت میں دے دیا)** [احزاب: ۳۷]، اور اس کے ذریعہ وہ نبی ﷺ کی بقیہ بیویوں پر فخر کیا کرتی تھیں اور کہتی تھیں: **"تمہاری شادی تمہارے گھر والوں نے کروائی جبکہ میری شادی اللہ تعالیٰ نے ساتوں آسمان کے اوپر سے کروائی"۔**

آپ کی خاصیتوں میں سے یہ ہے کہ اللہ عزوجل ہی آپ کے نکاح کے ولی تھے جس نے آپ کی شادی ساتوں آسمان کے اوپر سے اپنے رسول سے کروائی، ان کا انتقال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں ہوا، پہلے وہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے عقد میں تھیں جن کو نبی ﷺ نے اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا، جب زید رضی اللہ عنہ نے ان کو طلاق دے دی تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی شادی ان سے کروا دی تاکہ امت کے لیے اپنے منہ بولے بیٹے کی بیویوں سے شادی کرنے کی ایک مثال قائم ہو جائے۔

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

پھر ان کے بعد آپ نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی، ان کا نام رملہ بنت ابو سفیان صخر بن حرب قرشیہ امویہ تھا، نبی ﷺ نے جب ان سے شادی کی تو یہ حبشہ کے ملک میں مہاجرہ تھیں، اور نجاشی نے ان کا مہر اپنی طرف سے چار سو دینار ادا کیا تھا، پھر وہ وہاں سے نبی ﷺ کے پاس لائی گئیں، اور ان کا انتقال ان کے بھائی معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں ہوا۔

صفیہ رضی اللہ عنہا

ان کے بعد نبی ﷺ نے صفیہ بنت حیی بن اخطب سے شادی کی، آپ رضی اللہ عنہا قبیلہ بنو نضیر، جو موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے ان کے سردار کی بیٹی تھیں، تو اس لحاظ سے آپ ایک نبی کی بیٹی اور ایک دوسرے نبی کی بیوی ہوئیں، آپ دنیا کی سب سے خوبصورت عورتوں میں سے تھیں، یہ قید ہو کر آپ کے حصے میں آئی تھیں تو آپ نے انہیں آزاد کر دیا اور ان کی آزادی کو ہی مہر بنا دیا، اور پھر یہ سنت چل

میمونہ رضی اللہ عنہا

پھر نبی ﷺ نے میمونہ بنت حارث ہلالیہ رضی اللہ عنہا سے شادی فرمائی، یہ سب سے آخری خاتون ہیں جن سے آپ ﷺ نے شادی کی، عمرۂ قضا سے فارغ ہونے کے بعد نبی ﷺ نے ان سے مکہ میں شادی کی تھی۔

اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ نبی ﷺ کی جب وفات ہوئی تو آپ کے پاس نو بیویاں تھیں، اور آپ کی وفات کے بعد سب سے پہلے وفات پانے والی زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا تھیں جن کا انتقال بیس ہجری میں ہوا، اور سب سے اخیر میں وفات پانے والی ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں جن کی وفات یزید بن معاویہ کے عہد حکومت میں سن باسٹھ (۶۲) ہجری میں ہوئی۔

دوسری قسم

نبی ﷺ کی سیرت

پہلا باب: نبوت سے پہلے

<table>
<tr><td>آپ کی پیدائش</td><td colspan="3">نبی ﷺ کی پیدائش فیل (ہاتھی کا واقعہ) والے سال ہجرت سے ۵۳ سال قبل سوموار کو ربیع الاول کے مہینہ میں مکہ میں ہوئی، جو کہ عیسوی اعتبار سے ۵۷۱ء تھا۔ (فیل والا واقعہ اور اللہ عزوجل کا ابرہہ کو روک دینا، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی ﷺ اور اپنے گھر کے لیے بطور تمہید تھا)۔</td></tr>
<tr><td>والد</td><td colspan="3">عبد اللہ بن عبد المطلب، جب آپ حمل ہی میں تھے تو ان کا انتقال ہو گیا اور آپ ﷺ یتیم پیدا ہوئے۔</td></tr>
<tr><td>ماں</td><td colspan="3">آمنہ بنت وہب جو بنو زہرہ سے تھیں، آپ کی عمر ابھی سات سال بھی نہ ہوئی تھی کہ ان کا انتقال ہو گیا۔</td></tr>
<tr><td>کفالت</td><td colspan="3">آپکی ماں کے انتقال کے بعد دادا عبد المطلب نے آپ کی پرورش کی، پھر جب آپ ﷺ کی عمر تقریبا آٹھ سال تھی تو ان کا بھی انتقال ہو گیا، پھر آپ کے سگے چچا ابو طالب نے آپکی کفالت کی جن کا نام عبد مناف تھا۔</td></tr>
<tr><td rowspan="2">آپ کو دودھ پلانے والیاں</td><td>ثویبہ</td><td colspan="2">یہ ابو لہب کی لونڈی تھیں، اور انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ عبد اللہ بن عبد الاسد مخزومی رضی اللہ عنہ کو بھی دودھ پلایا تھا جو ان کے بیٹے مسروح کی وجہ سے اترا تھا، اور ان دونوں کے ساتھ ساتھ آپ کے چچا حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو بھی انہوں نے دودھ پلایا تھا۔</td></tr>
<tr><td>حلیمہ سعدیہ</td><td colspan="2">انہوں نے اپنے بیٹے عبد اللہ، جو انیسہ اور جذامہ -انہی کو شیماء بھی کہا جاتا ہے- کے بھائی تھے اور جو حارث بن عبد العزی بن رفاعہ سعدی کی اولاد میں سے تھے، کی پیدائش کی وجہ سے اترنے والا دودھ نبی ﷺ کو پلایا تھا، اور انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ ساتھ آپ کے چچیرے بھائی سفیان بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو بھی دودھ پلایا تھا۔</td></tr>
<tr><td rowspan="2">آپ کو گود میں کھلانے والیاں</td><td>آپکی ماں آمنہ</td><td>ابو لہب کی لونڈی ثویبہ</td><td>حلیمہ بنت ابو ذؤیب سعدیہ</td></tr>
<tr><td>شیماء</td><td colspan="2">شیماء، یہ حلیمہ سعدیہ کی بیٹی اور نبی ﷺ کی رضاعی بہن تھیں، یہی وہ خاتون ہیں جو ہوازن کے وفد میں نبی ﷺ کے پاس آئی تھیں تو آپ نے ان کے حق کا خیال کرتے ہوئے ان کے لیے اپنی چادر بچھائی اور ان کو اس پر بٹھایا۔</td></tr>
</table>

آپ کو گود میں کھلانے والیاں	ام ایمن	انکانام برکہ حبشیہ رضی اللہ عنہا تھا، یہ آپ کی دایہ تھیں جنہیں آپ نے اپنے والد سے ورثہ میں پایا تھا۔ نبی ﷺ نے ان کی شادی اپنے چہیتے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے کروائی تھی توان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ یہی وہ خاتون ہیں جن کے پاس نبی ﷺ کی وفات کے بعد ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما آئے تو پایا کہ وہ رو رہی ہیں، ان دونوں نے ان سے پوچھا: کیوں رو رہی رہو؟ اللہ کے پاس جو ہے وہ اس کے رسول کے لیے یہاں سے بہتر نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ: (میں جانتی ہوں کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ اس کے رسول کے لیے بہتر ہے، اور رسول اللہ ﷺ جس حال میں تھے اس سے بہتر حال کی طرف کوچ کر گئے ہیں، لیکن میں اس لیے رو رہی ہوں کہ اب آسمان سے وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا!! یہ کہہ کر ان کی ہچکی بندھ گئی اور یہ دیکھ کر وہ دونوں بھی رونے لگے رضی اللہ عنہم۔
آپ کا عمل		آپ نے بکریاں چرائیں، جو کہ آپ کے صبر، کمزوروں پر رحمت اور ان کی رعایت کا ایک بڑا سبب بنا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "**اللہ نے جتنے بھی نبی بھیجے سبھوں نے بکریاں چرائیں**"، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: کیا آپ نے بھی؟ آپ نے کہا: "**ہاں، چند قیراطوں کے عوض میں مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا**"
تجارت وشادی	آپ ﷺ کی	جب آپ کی عمر پچیس سال ہوئی تو آپ تجارت کی غرض سے شام کی طرف نکلے، اور بُصری جا کر واپس آئے، وہاں سے لوٹنے کے بعد آپ نے حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا (جو آپ کی پہلی بیوی تھیں ان) سے شادی کی۔
خانہ کعبہ کی تعمیر		جب آپ کی عمر پینتیس سال ہوئی تو کعبہ کی عمارت جو کمزور ہو چکی تھی تو قریش نے اسے پھر سے بنانے کا ارادہ کیا، قریش کے قبیلوں نے خانہ کعبہ کے حصوں کو آپس میں بانٹ کر ایک ایک حصہ لے لیا، جب حجر اسود کے مقام پر پہنچے تو اس بات پر اختلاف ہو گیا کہ کون اسے اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھے گا؟ اسی میں چار یا پانچ راتیں گزر گئیں، پھر اس بات پر اتفاق ہوا کہ جو خانہ کعبہ کے دروازے سے سب سے پہلے داخل ہو گا اسے اپنا حکم بنالیں گے، اور سب سے پہلے داخل ہونے والے آپ ہی تھے تو انہوں نے آپ کو اپنا فیصل بنایا، آپ نے ایک کپڑا منگوا کر اس میں حجر اسود کو رکھا پھر ہر قبیلہ کے سردار سے چادر کا کنارہ پکڑنے کو کہا یہاں تک کہ جب اسے اس کی جگہ تک اٹھا لیا گیا تو آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے اس کی جگہ پر رکھ دیا۔
خلوت نشیں ہونا		عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "**نبی ﷺ کو خلوت نشینی پسند تھی، آپ غار حرا میں جا کر اکیلے کئی کئی راتیں عبادت کیا کرتے تھے**"، اور آپ کے دل میں بتوں اور اپنی قوم کے دین سے نفرت ڈال دی گئی تھی، اس سے زیادہ قابل نفرت شے آپ کے نزدیک کچھ اور نہ تھی۔

دوسرا باب: وحی کی ابتدا

جب نبی ﷺ کی عمر چالیس سال ہوئی تو آپ کے اوپر نور نبوت چمکا، اور اللہ تعالیٰ نے سوموار کے دن آپ کو رسالت سے سرفراز فرمایا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''نبی ﷺ کے وحی کی شروعات نیند میں سچے خوابوں سے ہوئی، آپ جب بھی کوئی خواب دیکھتے وہ روشن صبح کی طرح آپ کے سامنے آجاتا، پھر آپ کو خلوت نشینی پسند ہوگئی، آپ غار حرا میں جاکر اکیلے کئی کئی راتوں تک عبادت کیا کرتے تھے، پھر آپ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتے اور اسی کے مانند توشہ لے کر پھر لوٹ جاتے، آپ غار حرا میں تھے کہ اسی بیچ ایک فرشتہ آیا اور بولا: پڑھیے، آپ نے کہا: میں پڑھنا نہیں جانتا، آپ فرماتے ہیں: فرشتے نے مجھے زور سے بھینچا یہاں تک کہ مجھے تکلیف ہونے لگی پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا: پڑھیے، تو میں نے کہا: میں پڑھنا نہیں جانتا، تو فرشتے نے مجھے دوسری دفعہ پکڑ کر بھینچا یہاں تک مجھے تکلیف ہونے لگی پھر مجھے چھوڑ دیا، اور کہا: پڑھیے، تو میں نے کہا: میں پڑھنا نہیں جانتا، تو فرشتے نے مجھے تیسری دفعہ پکڑ کر زور سے بھینچا پھر چھوڑ دیا اور کہا:'' ﴿ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ﴿١﴾ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ ﴿٢﴾ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ﴿٣﴾ ﴾[العلق](پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا، تو پڑھتا رہ تیرا رب بڑا کرم والا ہے)، اس کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ لوٹے اور آپ کا دل کانپ رہا تھا، آپ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا: مجھے کمبل اوڑھاؤ، مجھے کمبل اوڑھاؤ، تو انہوں نے آپ کو کمبل اوڑھایا یہاں تک کہ آپ کا خوف دور ہوگیا، تو آپ نے حضرت خدیجہ کو ساری خبر دی اور کہا: مجھے اپنی جان کا خوف ہوگیا ہے، تو خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہرگز نہیں اللہ کی قسم! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا، آپ رشتہ داری نبھاتے ہیں، کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، بے سہاروں کو سہارا دیتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، اور مصیبت زدہ کی مدد فرماتے ہیں، حضرت خدیجہ آپ کو لے کر اپنے چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ کے پاس آئیں، زمانۂ جاہلیت میں وہ نصرانی ہوگئے تھے اور کتاب کو عبرانی میں لکھا کرتے تھے، یعنی جتنا اللہ چاہتا اتنا انجیل کو عبرانی زبان میں لکھا کرتے تھے، بڑھاپے کی وجہ سے وہ اندھے ہوگئے تھے، تو خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: اے میرے چچیرے بھائی! ذرا اپنے بھتیجے کی بات سنیے، تو ورقہ نے آپ سے کہا: تم کیا دیکھتے ہو میرے بھتیجے؟ رسول اللہ ﷺ نے جو دیکھا تھا سب ان سے کہہ سنایا، تو ورقہ نے ان سے کہا: یہ وہی ناموس ہے جسے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر اتارا تھا، کاش میں موجود ہوتا، کاش میں اس وقت جوان ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو باہر نکالے گی، تو رسول اللہ ﷺ نے کہا: کیا میری قوم مجھے نکال باہر کرے گی؟ انہوں نے کہا: ہاں، جس کو لے کر آپ آئے ہیں جو بھی اس کو لے کر آیا تو اس سے دشمنی کی گئی، اگر مجھے وہ دن نصیب ہو تو آپ کی پوری طرح مدد کروں گا

آپ ﷺ کی نبوت

پھر کچھ ہی دن گزرا کہ ورقہ کی وفات ہوگئی اور وحی کا سلسلہ تھم گیا، نبی ﷺ فرماتے ہیں: ایک دن میں جا رہا تھا کہ اچانک آسمان سے آواز سنی، جب میں نے نگاہ اٹھائی تو دیکھا وہی فرشتہ جو حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان وزمین کے بیچ کرسی پر بیٹھا ہوا ہے، تو میں اس سے مرعوب ہوگیا، میں لوٹا اور بولا کہ: مجھے چادر اوڑھاؤ مجھے چادر اوڑھاؤ، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلۡمُدَّثِّرُ ۝١ قُمۡ فَأَنذِرۡ ۝٢﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَٱلرُّجۡزَ فَٱهۡجُرۡ ۝٥﴾ [المُدَّثِّر]، پھر اس کے بعد معاملہ آگے بڑھا اور وحی کا سلسلہ جاری ہوگیا"۔

وحی کے مراتب

[۱] سچا خواب	یہ نبی ﷺ کے وحی کی ابتدا تھی، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: "آپ جو بھی خواب دیکھتے وہ صبح روشن کی طرح بالکل سامنے آجاتا"۔
[۲] دل میں بات ڈال دینا	نظر آئے بغیر فرشتہ آپ کے جی اور دل میں کوئی بات ڈال دیتا، نبی ﷺ فرماتے ہیں: "روح الامین نے میرے جی میں یہ بات ڈالی ہے اور خبر دی ہے کہ..."۔
[۳] انسان کی شکل میں آنا	آپنے فرمایا: "فرشتہ کبھی میرے سامنے انسان کی شکل میں آتا ہے اور بات کرتا ہے، تو وہ جو کہتا ہے میں یاد کرلیتا ہوں"، اور اس شکل میں صحابہ بھی کبھی ان کو دیکھ لیا کرتے۔
[۴] زنجیر کی جھنکار	نبی ﷺ نے فرمایا: "کبھی کبھی میرے پاس گھنٹی (کی سی آواز) کی صورت میں وحی آتی ہے، اور یہ حالت میرے لیے بڑی سخت ہوتی ہے، جب جبریل علیہ السلام مجھ سے جدا ہوتے تو اس نے جو کہا ہوتا میں اسے یاد کرچکا ہوتا"، اور عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "میں نے سخت ٹھنڈی میں آپ پر وحی نازل ہوتے دیکھا ہے چنانچہ جب جبریل علیہ السلام آپ سے الگ ہوتے تو آپ کی پیشانی پسینہ آلود ہو چکی ہوتی" بلکہ اگر آپ سوار ہوتے تو اس بوجھ کی وجہ سے آپ کی سواری زمین پر بیٹھ جاتی تھی۔
[۵] فرشتہ اپنی اصلی شکل میں	آپ ﷺ اس اصلی شکل میں دیکھتے جس پر انہیں پیدا کیا گیا ہے، تو اللہ تعالیٰ جو وحی کرنا چاہتا وہ وحی آپ تک پہنچاتے، اور ایسا دوبار ہوا جیسا کہ سورۂ نجم میں مذکور ہے۔
[۶] بلاواسطہ اللہ کی طرف سے وحی	اس کی مثال وہ ہے جو ساتوں آسمان کے اوپر اللہ تعالیٰ نے معراج کی رات میں نماز وغیرہ فرض کرنے کے تعلق سے وحی کی تھی۔
[۷] اللہ کا آپ سے گفتگو کرنا	جس طرح اللہ تعالیٰ موسی علیہ السلام سے بنا کسی فرشتہ کے واسطہ کے بات کرتا تھا ویسے ہی اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ سے بھی بلاواسطہ (شب معراج میں) گفتگو فرمائی۔

جو سب سے پہلے آپ پر نازل ہوا	سب سے پہلے آپ پر سورۂ علق کی یہ آیتیں نازل ہوئیں: ﴿ٱقۡرَأۡ بِٱسۡمِ رَبِّكَ ٱلَّذِي خَلَقَ ۝١ خَلَقَ ٱلۡإِنسَٰنَ مِنۡ عَلَقٍ ۝٢ ٱقۡرَأۡ وَرَبُّكَ ٱلۡأَكۡرَمُ ۝٣ ٱلَّذِي عَلَّمَ بِٱلۡقَلَمِ ۝٤ عَلَّمَ ٱلۡإِنسَٰنَ مَا لَمۡ يَعۡلَمۡ ۝٥﴾ (پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، جس نے انسان کو خون کے لو تھڑے سے پیدا کیا، تو پڑھتا رہ تیرا رب بڑے کرم والا ہے، جس نے قلم کے ذریعے (علم) سکھایا، جس نے انسان کو وہ سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا)۔
دعوت کے مراتب	[۱] نبوت [۲] قریبی رشتہ داروں کو ڈرانا اور آگاہ کرنا [۳] اپنی قوم کو ڈرانا اور آگاہ کرنا [۴] ایسی قوم کو ڈرانا جس کے پاس آپ سے پہلے کوئی نبی نہیں آیا تھا، اور اس سے مراد تمام عرب ہیں۔ [۵] قیامت تک ان سبھی جن وانس کو ڈرانا اور آگاہ کرنا جن تک آپ کی دعوت پہنچے۔
دعوت کے مراحل	[۱] **سری دعوت:** یہ ابتداء بعثت سے لے کر تین سال تک چلی۔ [۲] **جہری دعوت:** جب آپ کو اس کا حکم دیا گیا: ﴿فَٱصۡدَعۡ بِمَا تُؤۡمَرُ﴾ [الحجر:۹۴]
سب سے پہلے ایمان لانے والے	**مردوں میں:** ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ۔ **عورتوں میں:** خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ۔ **بچوں میں:** علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔ **آزاد کردہ غلاموں میں:** زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ۔ **غلاموں میں:** بلال بن رباح حبشی رضی اللہ عنہ۔
چند سابقین اولین	سب سے پہلے ایمان لانے والے کچھ لوگوں کا ذکر ہم کر چکے ہیں، ان کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت تھے، پھر ان کے بعد ایمان لانے والے کچھ لوگ یہ ہیں: عثمان بن عفان، طلحہ بن عبید اللہ، زبیر بن عوام، سعد بن ابی وقاص، عبد الرحمن بن عوف، خبّاب بن ارت، صہیب رومی، عمار بن یاسر ان کی ماں سمیہ، ابو عبیدہ عامر بن جراح، عثمان بن مظعون، ابو سلمہ بن عبد الاسد اور عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہم اجمعین۔

تیسرا باب: عہد مکی

نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مشرکین کی طرف سے ملنے والی اذیتوں کی چند شکلیں

مشرکین نے جب نبی ﷺ کی دعوت کی سچائی اور آپ کے ارد گرد لوگوں کو اکٹھا ہوتے دیکھا تو آپ کو بڑی سخت اذیتیں دینے لگے، اور ان کی طرف سے ملنے والی اذیتوں کی چند شکلیں مندرجہ ذیل ہیں:

- آپ کے تعلق سے یہ جھوٹ پھیلا دیا کہ آپ جادوگر ہیں تاکہ لوگ آپ سے ڈریں اور نفرت کریں۔
- آپ کے تعلق سے یہ جھوٹ پھیلا دیا کہ آپ دیوانہ ہیں تاکہ لوگ آپ کو بے وقوف سمجھیں۔
- آپ کے تعلق سے یہ جھوٹ پھیلا دیا کہ آپ جھوٹے ہیں، جبکہ اس کی تردید اس بات سے ہو جاتی ہے کہ آپ ان کے مابین اپنی سچائی اور امانت داری کی وجہ سے "امین" مشہور تھے۔
- آپ ﷺ کا اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کا مذاق اڑایا۔
- جب نبی ﷺ کسی کو دعوت دینے کے لیے جاتے تو ہنگامہ اور شور شرابہ کرتے تاکہ لوگ وحی کو اور جو حق (دین) لے کر آپ آئے ہیں اس کو نہ سن سکیں۔
- بیرونی لوگوں کا عمرہ یا حج وغیرہ کے لیے مکہ آنے پر استقبال کرتے اور ان کو نبی ﷺ سے خوف زدہ کرتے۔
- آپ ﷺ کو جسمانی اذیتیں دیتے، جیسا عقبہ بن ابی معیط نے کیا تھا کہ ایک دفعہ آپ کو کپڑے سے پکڑ کر اس زور سے کھینچا کہ ایسا لگا آپ کو پھانسی لگا کر مار دے گا یہاں تک کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسے دور کیا، اور اسی طرح آپ کے جسم مبارک پر اونٹ کی اوجھڑی ڈال دی گئی جسے آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دور کیا تھا۔
- آپ کو قتل کرنے کے درپے ہو گیا جیسا کہ انہوں نے آپ کے چچا ابو طالب کو یہ پیشکش دی تھی کہ وہ آپ کے بدلے عمارہ بن ولید کو دے کر آپ ﷺ کو قتل کردیں، اسی طرح ہجرت کے وقت بھی آپ کو قتل کرنے کی کوشش کی۔
- کمزور مومنوں کو ستاتے اور انہیں سخت اذیتیں دیتے جیسے وہ لوگ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پیٹ پر پتھر رکھ دیا کرتے تھے، اور جیسا کہ انہوں نے آل عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم اور ان کے علاوہ دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ کیا۔

حبشہ کی طرف ہجرت

جب مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوگئی اور کفار ان سے ڈرنے لگے تو ان کی اذیتیں اور مسلمانوں کی آزمائشیں مزید بڑھ گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: "**اس سرزمین کا بادشاہ ایسا آدمی ہے کہ اس کے سامنے کسی پر ظلم نہیں کیا جاسکتا**"۔

حبشہ کی طرف ہجرت	پہلی ہجرت	پہلی ہجرت میں بارہ مرد اور چار عورتیں تھیں، جن میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ رضی اللہ عنہ اپنی بیوی رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے نکلنے والے تھے، وہ لوگ حبشہ میں بہت سکون کے ساتھ رہے، پھر انہیں خبر پہنچی کہ قریش نے اسلام قبول کر لیا ہے جبکہ یہ خبر جھوٹی تھی، تو وہ لوگ مکہ لوٹے لیکن جب انہیں معلوم ہوا کہ معاملہ پہلے سے زیادہ سنگین ہو چکا ہے تو کچھ لوگ وہیں سے لوٹ گئے جبکہ ایک بڑی جماعت مکہ میں داخل ہوئی جن میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی تھے، انہیں قریش کی سخت اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا۔
	دوسری ہجرت	دوسری دفعہ ۸۳ مرد اور ۱۸ عورتوں نے ہجرت کی اور نجاشی کے پاس سکون کی حالت میں رہے، جب قریش کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے عمرو بن عاص اور عبد اللہ بن ابی ربیعہ کو ایک جماعت کے ہمراہ بھیجا تاکہ نجاشی کے پاس مسلمانوں کے خلاف چالبازی سے کام لے کر انہیں مسلمانوں سے بد ظن کر دیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی تدبیر انہیں کے خلاف پلٹ دی۔
حمزہ اور عمر رضی اللہ عنہما کا اسلام لانا		بعثت کے چھٹے سال حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا، آپ قریش کی بڑی طاقت ور شخصیت تھے تو اللہ نے انکے ذریعے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قوت بخشی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا جس سے مسلمان مضبوط ہوگئے اور قریش کی اذیتوں کا سلسلہ کم ہو گیا۔
ابو طالب کی گھاٹی میں		نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قریش کی اذیتوں میں اضافہ ہوتا گیا یہاں تک کہ انہوں نے آپ کو مع اہل خانہ ابو طالب کی گھاٹی میں محصور کر دیا، اسی گھاٹی میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے، اور کفار کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی تکلیف پہنچی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اس حصار سے نکلے تو آپ کی عمر ۴۹ سال ہو چکی تھی۔
خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات	ابو طالب اور	اس کے چند مہینوں بعد آپ کے چچا ابو طالب کی ستاسی (۸۷) سال کی عمر میں وفات ہوگئی، اور اس کے کچھ دنوں بعد ہی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا بھی انتقال ہو گیا، تو اب کفار کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنے والی اذیتیں مزید بڑھ گئیں۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر طائف		نبی صلی اللہ علیہ وسلم زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دینے کے لیے طائف کے لیے نکلے، اور وہاں چند دنوں تک قیام کیا لیکن کسی نے بھی آپ کی دعوت قبول نہیں کی بلکہ آپ کو تکلیف دے کر وہاں سے نکال دیا، اور آپ پر پتھر برسائے یہاں تک کہ آپ کے ٹخنے خون آلود ہو گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے لوٹ کر مکہ آئے، پھر مطعم بن عدی کے عہد پر آپ مکہ میں داخل ہوئے۔

عداس کا اسلام	جب آپ طائف سے لوٹ رہے تھے تو راستے میں عداس نصرانی سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے آپ کی تصدیق کی اور آپ کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہوئے۔
جنوں کا ایمان لانا	اسی راستے میں "نَخلَہ" نامی ایک مقام پر اہل نصیبین میں سے سات عدد پر مشتمل جنوں کی ایک جماعت کا آپ کے پاس سے گزر ہوا، انہوں نے جب قرآن سنا تو اسلام قبول کر لیا۔
اسراء اور معراج	پھر نبی ﷺ کو جسم اور روح کے ساتھ راتوں رات مسجد اقصی لے جایا گیا پھر وہاں سے مع جسم وروح آسمان کے اوپر معراج کرائی گئی یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس لے جایا گیا، اللہ تعالیٰ نے وہاں آپ ﷺ سے خطاب کیا اور آپ کے اوپر نماز فرض کیا۔
آپ ﷺ کا قبائل کو اسلام کی دعوت دینا	نبی ﷺ نے جب تک مکہ میں قیام کیا آپ قبائل کو اللہ تعالیٰ کی دعوت دیتے رہے، اور ہر موسم میں اپنے آپ کو ان کے سامنے پیش کرتے کہ وہ انہیں پناہ دیں تاکہ وہ اپنے رب کا پیغام لوگوں تک پہنچا سکیں اور بدلے میں انہیں جنت ملے گی، کسی بھی قبیلہ نے آپ کی دعوت کو قبول نہیں کیا، اللہ نے یہ عزت انصار کے مقدر کی تھی، ان میں سے چھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر لبیک کہا، اور مدینہ لوٹ کر اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دی یہاں تک کہ ان کے درمیان اسلام پھیل گیا، اور انصار کا کوئی گھر ایسا نہیں بچا جہاں آپ ﷺ کا ذکر نہ ہوتا ہو۔

انصار رضی اللہ عنہم اور بیعت عقبہ	پہلی بیعت	پھر اگلے سال انصار کے بارہ آدمی مکہ آئے جن میں سے پانچ وہی پچھلے سال والے چھ لوگوں میں سے تھے اور انہوں نے عقبہ (گھاٹی) کے پاس سورۂ ممتحنہ میں مذکور عورتوں والی بیعت کی، پھر وہ لوگ مدینہ لوٹ گئے۔
	دوسری بیعت	پھر اس کے اگلے سال انصار میں سے دو عورتیں اور تہتر (۷۳) مرد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور یہ لوگ آخری عقبہ والے تھے، اور ان لوگوں نے نبی ﷺ سے بیعت کی کہ جس طرح وہ اپنی جان، اپنے بچے اور اپنی بیویوں کی حفاظت کرتے ہیں اسی طرح وہ آپ ﷺ کا بھی دفاع کریں گے، جس کے بعد آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کی طرف سفر ہجرت کیا تھا، اور اس وقت رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے بارہ لوگوں کو نقیب اور سردار متعین کیا۔

چوتھا باب: عہد مدنی

ہجرت کی اجازت

رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مدینہ کی طرف ہجرت کی اجازت دی، تو وہ لوگ جماعت کی شکل میں تلوار لٹکائے ہوئے نکلے، منقول ہے کہ سب سے پہلے نکلنے والے: ابو سلمہ بن عبد الاسد مخزومی تھے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ: مصعب بن عمیر تھے، وہ لوگ انصار کے گھروں میں اترے اور انہوں نے مہاجرین کو پناہ دی، ان کی مدد کی اور اس طرح مدینہ میں اسلام پھیل گیا۔

پھر رسول اللہ ﷺ کو بھی ہجرت کی اجازت مل گئی، چنانچہ آپ ماہ ربیع الاول میں سوموار کے دن مکہ سے نکلے اور اس وقت آپ کی عمر ۵۳ سال ہو چکی تھی، اور آپ کے ہمراہ ابو بکر صدیق اور ان کے آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ تھے، ان لوگوں کا راہ نما عبد اللہ بن اریقط لیثی تھا، نبی ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ غار ثور میں داخل ہوئے اور وہاں تین دن تک قیام کیا، پھر ساحل کے راستے مدینہ کے لیے نکلے۔

آپ ﷺ کا مدینہ میں داخلہ

جب نبی ﷺ مدینہ پہنچے -جو کہ ماہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ اور سوموار کا دن تھا- تو آپ نے مدینہ کے اوپری حصہ قباء میں بنو عمرو بن عوف کے یہاں قیام فرمایا، ان کے یہاں آپ ﷺ چودہ دنوں تک ٹھہرے رہے۔

اسلام کی سب سے پہلی مسجد

وہاں نبی ﷺ نے مسجد قباء کی بنیاد رکھی، ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: **"نبی ﷺ ہر ہفتہ (سنیچر) کو سوار ہو کر یا پیدل قباء جایا کرتے تھے"**، اور نبی ﷺ نے فرمایا: **"مسجد قباء میں نماز پڑھنا عمرہ کرنے کے برابر ہے"**۔

مسجد نبوی کی تعمیر

پھر آپ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر چلے، لوگ آپ کی اونٹنی کی لگام پکڑ پکڑ کر آپ ﷺ کو اپنے یہاں مہمان بننے کی دعوت دے رہے تھے اور آپ ﷺ فرماتے: **"اس کا راستہ چھوڑ دو اسے حکم ملا ہوا ہے"**، وہ اونٹنی موجودہ مسجد نبوی کے مقام پر ٹھہر گئی، وہ جگہ بنو نجار کے دو بچوں سہل اور سہیل کا کھلیان تھا، تو آپ ﷺ نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر پر نزول فرمایا، پھر اس کھلیان کی جگہ اپنے ہاتھوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر کچی اینٹ اور کھجور کی شاخوں سے مسجد نبوی تعمیر کی، پھر آپ نے اس کے بغل میں اپنا اور اپنی بیویوں کا مسکن بنایا، اور اس مسجد کے سب سے قریب عائشہ رضی اللہ عنہا کا مسکن تھا، پھر سات مہینے کے بعد آپ ﷺ ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے گھر سے یہاں منتقل ہو گئے۔

بھائی چارہ	مسجد کی تعمیر کے بعد نبی ﷺ نے نوے (۹۰) مہاجرین اور انصار کے مابین ایک دوسرے کی مدد کرنے کی خاطر مواخاۃ اور بھائی چارگی کروائی، واقعہ بدر سے پہلے تک یہ لوگ ایک دوسرے کے وارث بنتے تھے۔
یہود	نبی ﷺ جب مدینہ آئے اور یہود نے آپ کو دیکھا تو جان گئے کہ آپ سچے اور برحق رسول ہیں اور آپ وہی ہیں جن کا ذکر وہ اپنی تورات میں پاتے ہیں، اس کے باوجود ان میں سے بہت کم لوگوں نے اسلام قبول کیا جن میں ان کے عالم اور حِبر عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ہیں، اور نبی ﷺ نے یہود کے قبیلوں بنو قینقاع، بنو نضیر اور بنو قریظہ سے عہد وپیمان کیا۔
تحویل قبلہ	معراج میں نماز فرض ہونے کے بعد نبی ﷺ بیت المقدس کی طرف رخ کرکے نماز پڑھا کرتے تھے لیکن آپ کی خواہش تھی کہ کعبہ کو آپ کا قبلہ بنا دیا جائے، اس امید میں بار بار آپ کی نگاہ آسمان کی طرف اٹھتی تھی، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے: **(ہم آپ کے چہرے کو بار بار آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں، اب ہم آپ کو اس قبلہ کی جانب متوجہ کریں گے جس سے آپ خوش ہو جائیں)** [البقرۃ:۱۴۴] اور یہ سَن دو ہجری میں ہوا، تو نبی ﷺ کا قبلہ کعبہ سے بدل دیا گیا۔
جہاد کی اجازت	جب نبی ﷺ نے مدینہ میں قرار پالیا اور انصار نے ہر طرح سے آپ کا دفاع کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمان نازل فرمایا جس کا ترجمہ یہ ہے: **(جن (مسلمانوں) سے (کافر) جنگ کر رہے ہیں ان (مسلمانوں) کو بھی مقابلے کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں، بیشک ان کی مدد پر اللہ قادر ہے، یہ وہ ہیں جنہیں ناحق اپنے گھروں سے نکالا گیا، صرف ان کے اس قول پر کہ ہمارا پروردگار فقط اللہ ہے)** [الحج:۳۹-۴۰]، تو اس طرح اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مشرکین سے قتال کی اجازت دی۔ نبی ﷺ کے ابتدائی غزوات میں سے غزوۂ ابواء، بُواط، عُشیرہ اور چند سرایا ہیں۔
غزوۂ بدر	رمضان سَن دو ہجری میں رسول اللہ ﷺ تین سو دس سے کچھ زائد مومنوں کے ہمراہ شام سے لوٹ رہے قریش کے قافلہ کی تلاش میں نکلے، ابو سفیان قافلہ کو کسی اور راستہ سے بچالے گئے اور شیطان نے قریش کو ورغلایا جس کے سبب وہ مومنوں سے لڑنے کے لیے نکلے اور بدر کے مقام پر غزوۂ بدر کبریٰ پیش آیا جس کو یوم الفرقان کہا گیا ہے۔ جب دونوں لشکر آپس میں ملے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب سے دعا اور گریہ وزاری کی، تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے مومنوں کی مدد فرمائی جو ان کے ساتھ جنگ لڑ رہے تھے اور اللہ نے کافروں پر مسلمانوں کو فتح دی، اور کلمۂ اسلام کو بلند کیا، غزوۂ بدر میں ستر مشرکین مارے گئے اور چودہ مسلمان شہید ہوئے۔

غزوۂ بنو قینقاع	ہجرت کے تیسرے سال بنو قینقاع نے نقض عہد کیا، تو نبی ﷺ نے پندرہ راتوں تک ان کا محاصرہ کیا پھر وہ آپ کے حکم پر اترے تو آپ نے انہیں چھوڑ دیا جن کی تعداد سات سو تھی۔
غزوۂ احد	شوال میں غزوۂ احد پیش آیا، جب قریش 'بدر' کا بدلہ لینے کے لیے تین ہزار کی تعداد میں نکلے اور مدینہ پہنچے، تو نبی ﷺ تقریباً سات سو کی تعداد میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ نکلے، جبکہ منافقین ساتھ چھوڑ کر نکل گیے۔ دن کے شروعاتی حصے میں گیند مسلمانوں کے پالے میں رہی، پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آزمایا اور گیند مشرکوں کے پالے میں چلی گئی یہاں تک کہ وہ لوگ رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئے اور آپ کو زخمی کر دیا اور آپ کے سامنے کے دانت بھی شہید کر دیے، اور اس دن آپ ﷺ کے ساتھ فرشتوں نے بھی جنگ لڑی، اور ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے جن میں حمزہ بن عبد المطلب، مصعب بن عمیر، انس بن نضر اور غسیل ملائکہ حنظلہ رضی اللہ عنہم وغیرہ تھے۔ اس دن طلحہ بن عبید اللہ کی بڑی اچھی آزمائش ہوئی یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **"آج طلحہ نے اپنے اوپر واجب کر لیا"**، رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے پہاڑ میں پناہ لی، اور اللہ تعالیٰ نے مشرکوں سے آپ لوگوں کی حفاظت فرمائی۔ غزوۂ احد کا دن مسلمانوں کے لیے بلاء وآزمائش کا دن تھا، اللہ تعالیٰ نے اس دن مومنوں کا امتحان لیا، اور منافقوں کی فضیحت کی، اور جسے چاہا انہیں منصب شہادت سے سرفراز فرمایا۔ غزوہ کے بعد نبی ﷺ نے سنا کہ قریش دوبارہ اس ارادہ سے نکلے ہیں کہ مسلمانوں کا قلع قمع کر دیں، تو زخم خوردہ ہونے کے باوجود آپ مومنوں کے ہمراہ دفاع کے لیے نکلے، مسلمان جب حمراء الاسد پہنچے اور یہ خبر قریش کو پہنچی تو انہوں نے پسپائی اختیار کی اور مکہ لوٹ گئے۔
سن چار ہجری	ہجرت کے چوتھے سال بئر معونہ کا واقعہ پیش آیا جس میں ستر قراء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مارے گئے، اور اسی سال غزوۂ بنی نضیر بھی پیش آیا جن کا نبی ﷺ نے محاصرہ کیا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا، نبی ﷺ نے انہیں مدینہ سے نکال باہر کیا، اور انہیں کے بارے میں سورۂ حشر نازل ہوئی۔
غزوۂ مریسیع	سَن پانچ ہجری میں نبی ﷺ بنو مصطلق سے جنگ کے لیے نکلے اور کامیاب ہو کر لوٹے، اسی راستے میں تیمم مشروع ہوا، اور حادثۂ افک پیش آیا جہاں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر منافقوں نے تہمت لگائی جبکہ وہ عفیفہ اور مطہرہ (پاک کی ہوئی) تھیں، یہ معاملہ ان کے لیے اور رسول اللہ ﷺ کے لیے بڑا سخت تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور میں ان کی براءت نازل فرمائی اور تہمت لگانے والوں کو کوڑے لگائے گئے۔

غزوۂ احزاب

شوال سَن پانچ ہجری میں غزوۂ خندق (احزاب) پیش آیا، جب یہودیوں نے قریش اور ان کے حلفاء کے ساتھ مل کر نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا، اس طرح قریش، بنو سلیم، بنو اسد، فزارہ اور اشجع وغیرہ مل کر دس ہزار کی تعداد میں مدینہ پہنچے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو خندق کھودنے کا مشورہ دیا تاکہ اس احزاب (گروہ) سے مسلمانوں کی حفاظت ہو، نبی ﷺ تین ہزار کی تعداد میں نکلے اور جبل سلع کو اپنے پیچھے قلعہ کے مانند رکھا اور خندق کو اپنے سامنے رکھا، آپ اپنے حلیف بنو قریظہ کی طرف سے خود کو مامون سمجھ رہے تھے مگر انہوں نے عہد میں خیانت کی اور وہ لوگ مخالفین احزاب کے ساتھ مل گئے، تو نبی ﷺ نے نُعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ان کے اور احزاب کے خلاف استعمال کرکے اور تدبیر لگا کر دونوں کے بیچ ناچاقی پیدا کردی، پھر اللہ تعالیٰ نے احزاب پر لشکر کی شکل میں ہوا بھیجا جس نے ان کے خیمے اڑا ڈالے اور ہانڈیاں الٹ دی، طوفان نے ان کا ارادہ متزلزل کردیا، ان کے دلوں میں رعب بیٹھ گیا اور وہ رسوا ہوئے، بالآخر چالبازی کی ناکامی کے ساتھ وہ لوگ واپس لوٹے۔

اور نبی ﷺ بنو قریظہ کے پاس آئے اور ان کا حکم اور فیصل سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو بنایا۔

اسی غزوہ کے سلسلے میں سورۂ احزاب نازل ہوئی۔

صلح حدیبیہ

سَن چھ ہجری میں نبی ﷺ چودہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ عمرہ کے ارادہ سے نکلے، جب حدیبیہ کے مقام پر پہنچے تو قریش نے مکہ میں داخلے سے روک دیا، اور اس بات پر مصالحت کی کہ دس سال تک ان کے بیچ کوئی لڑائی نہیں ہوگی، یہ مومنوں کے لیے فتح کی نوید تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۝١﴾ **(بیشک (اے نبی!) ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی ہے)** [الفتح:۱]۔

جن شرطوں پر صلح ہوئی تھی ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ قریش اگلے سال مومنوں کو عمرہ کے لیے مکہ میں داخلہ کی اجازت دیں گے، اس طرح ذوالقعدہ سَن سات ہجری میں عمرۂ قضا ادا کیا گیا۔

غزوۂ خیبر

حدیبیہ سے لوٹنے کے بیس دن کے بعد نبی ﷺ شمال مدینہ خیبر کی طرف نکلے اور تقریبا بیس راتوں تک یہودیوں کا محاصرہ کیے رکھا اس دوران مسلمانوں کو بڑی تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا، یہودیوں کو جب اپنی ہلاکت کا یقین ہوگیا تو انہوں نے نبی ﷺ سے صلح کا سوال کیا تو آپ نے ان کی جان کی ضمانت دیتے ہوئے اس بات پر صلح کی کہ اپنے جسم پر پہنے ہوئے لباس کے سوا کچھ اور نہ لیتے ہوئے باہر نکل جائیں، پھر نبی ﷺ نے زمین کی پیداوار کے نصف حصہ کے عوض ان سے معاہدہ کیا۔

جعفر رضی اللہ عنہ کا آنا	نبی ﷺ خیبر ہی میں تھے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو کر مدینہ تشریف لائے، اور اسی وقت آپ کے چچیرے بھائی جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ اور جو لوگ ان کے ساتھ حبشہ میں تھے واپس آئے اور خیبر ہی میں نبی ﷺ سے ملاقات ہوگئی، اور ان کے ساتھ قبیلۂ اشعر کے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے۔
غزوۂ موتہ	سَن سات ہجری میں غزوۂ موتہ پیش آیا، اور اس کا سبب یہ تھا کہ شرحبیل بن عمرو غسانی نے رسول اللہ ﷺ کے روم کی طرف بھیجے ہوئے قاصد کو قتل کر ڈالا، تو نبی ﷺ نے تین ہزار صحابہ کی تعداد بھیجی جن کا امیر اپنے چہیتے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا، اور فرمایا: **"اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابو طالب لوگوں کے امیر ہوں گے، اور اگر جعفر کو کچھ ہو جائے تو عبد اللہ بن رواحہ امیر ہوں گے رضی اللہ عنہم "**، ادھر سے ہرقل اور ان کے عرب حلیف دو لاکھ کی تعداد میں نکلے، موتہ نامی مقام پر دونوں لشکر کی لڑائی ہوئی، آپ ﷺ کے سبھی امراء شہید کر دئے گئے تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اپنے ہاتھ میں لیا اور لشکر کی بڑی چابکدستی سے قیادت کی اور مسلمانوں کو وہاں سے نکال لائے اور اس طرح اللہ اور مسلمانوں کے دشمن سے ان کی حفاظت کی۔
فتح مکہ معظمہ	اسی سال قریش کے حلیف بنو بکر نے قبیلۂ خزاعہ کے اوپر چڑھائی کر دی جو نبی ﷺ کا حلیف تھا، اور خفیہ طور پر قریش نے ان کی مدد کی، نبی ﷺ کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے مکہ فتح کرنے کا عزم مصمم کر لیا، یہ دیکھ کر ابو سفیان مدینہ آئے کہ آپ سے گفتگو کریں لیکن آپ نے ایک نہ سنی تو انہوں نے ابو بکر، عمر اور علی رضی اللہ عنہم سے سفارش کرانی چاہی لیکن انہوں نے بھی انکار کر دیا، اور نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ قریش کو اس معنی میں اندھا کر دے کہ انہیں آپ کے نکلنے کی بھنک نہ لگے تو اللہ نے آپ کی یہ دعا قبول فرمائی، اور نبی ﷺ دس ہزار کی تعداد میں نکلے یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہو گئے۔ فتح مکہ سے کچھ عرصہ قبل رسول اللہ ﷺ کے چچا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ جو باتیں آپ نے فتح مکہ کے وقت کہی تھیں ان میں سے یہ تھا کہ: **"جو ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو گیا وہ امن میں ہے، جو مسجد میں داخل ہو گیا وہ امن میں ہے اور جس نے اپنا دروازہ بند کر لیا وہ امن میں ہے"**، اس طرح نبی ﷺ نے صرف اسی سے قتال کیا جس کی طرف سے لڑائی کی پہل ہوئی، سوائے چند لوگوں کے جنہوں نے نبی ﷺ اور مسلمانوں کو بڑی تکلیفیں پہنچائی تھیں آپ نے ان کا خون رائیگاں قرار دیا۔ نبی ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے تو بغیر احرام کے ہی بیت اللہ کا طواف کیا، پھر عثمان بن طلحہ کو بلایا اور ان سے کعبہ کی چابی لی اور اس کے اندر وارد گرد جتنے بت تھے سبھی کو توڑ ڈالا، پھر چابی عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو واپس کر دی۔ فتح مکہ کے بعد ایک بڑی تعداد نے اسلام قبول کیا، بلکہ قبائل جوق در جوق نبی ﷺ کے پاس مسلمان ہو کر آیا کرتے تھے۔

بتوں کو پاش پاش کرنا

اللہ نے جب اپنے نبی کے ہاتھوں مکہ فتح کروادیا تو نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مکہ کے اِرد گرد موجود بتوں کو توڑنے کے لیے بھیجا، عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو سواع توڑنے کے لیے بھیجا، سعد بن زید رضی اللہ عنہ کو منات توڑنے کے لیے بھیجا، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو عُزّیٰ منہدم کرنے کے لیے بھیجا، اور طفیل رضی اللہ عنہ کو ذوالکفین توڑنے کے لیے بھیجا اور علی رضی اللہ عنہ کو قبیلۂ طی کا بت توڑنے کے لیے بھیجا۔

غزوۂ حنین

جب ہوازن والوں نے فتح مکہ کے بارے میں سنا تو اکٹھا ہو کر رسول اللہ ﷺ سے لڑنے کے لیے نکلے اور اپنے ساتھ اپنا مال، عورتیں اور بچے سبھی لے آئے، نبی ﷺ بھی بارہ ہزار لوگوں کے ساتھ نکلے، مسلمان کثرت تعداد کی بنا پر عُجب میں مبتلا ہو گئے یہاں تک کہ جب وہ وادی حنین پہنچے، تو ہوازن نے ان پر یکبارگی حملہ کر دیا جس کی وجہ سے گھبراہٹ میں مسلمان نبی ﷺ سے دور ہو گئے، اور آپ کے ساتھ آپ کے اہل بیت میں سے کچھ لوگ اور مہاجرین میں سے کچھ لوگ باقی رہے، پھر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ثابت قدمی عطا فرمائی تو وہ نبی ﷺ کی طرف پلٹ کر آئے اور آپ کے ساتھ مل کر جنگ لڑی یہاں تک کہ اللہ نے انہیں دشمنوں پر فتح دی، اور ہوازن بھاگ کر طائف چلے گئے۔

پھر ہوازن کے چودہ لوگ مسلمان ہو کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ ان کے قیدیوں کو آزاد کر کے آپ ان پر احسان کریں تو آپنے ایسا ہی کیا اور دیکھا دیکھی صحابہ کرام نے بھی ایسا کیا۔

غزوۂ طائف

جب آپ ﷺ ہوازن سے فارغ ہوئے تو آپ نے غزوۂ طائف کا عزم کیا، لہٰذا وہاں پہنچ کر آپ نے آٹھ دنوں تک ان کا محاصرہ کیے رکھا، پھر بغیر لڑے واپس لوٹ آئے۔

غزوۂ تبوک

سَن نو ہجری میں غزوۂ تبوک (غزوۂ عسرہ) پیش آیا، وہ وقت انتہائی گرمی، پھلوں کے پکنے اور سایہ میں رہنے کا تھا، ایسے وقت میں جنگ کے لیے نکلنا لوگوں کے لیے بڑا دشوار تھا، نبی ﷺ نے جب نکلنے کا ارادہ فرمایا تو لوگوں کو خرچ کرنے کے لیے ابھارا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تین سو اونٹ مع پالان وٹاٹ کے دیا اور ساتھ میں ایک ہزار دینار بھی دیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: **”آج کے بعد عثمان جو بھی کریں انہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا“**، اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی حسب استطاعت خرچ کیا۔

اس جنگ سے عام منافقین پیچھے ہٹ گئے، اور نبی ﷺ کے تین بہترین صحابہ کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہم بھی بغیر کسی عذر کے اس جنگ سے پیچھے رہ گئے، نبی ﷺ کے مدینہ لوٹنے کے بعد انہوں نے اپنا عذر پیش کیا، اور انہیں کے بارے میں سورہ توبہ کی یہ آیت نازل ہوئی تھی: ﴿وَعَلَى ٱلثَّلَٰثَةِ ٱلَّذِينَ خُلِّفُوا۟﴾ [توبہ:۱۱۸]، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی سچائی کے سبب ان کی توبہ قبول فرمائی، اور اس سورت میں منافقین کی مذمت فرمائی اور اسی پر سورت کا خاتمہ فرمایا، اسی لیے اس سورت کو فاضحہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس نے ان لوگوں کی فضیحت کر دی تھی۔

غزوۂ تبوک

اس غزوہ میں نبی ﷺ نے ایلہ کے باسیوں سے جزیہ پر مصالحت کی، اسی طرح اہل جربا اور اذرح سے بھی، اور انہیں پروانہ لکھ کر دیا، اسی طرح دومہ کے بادشاہ اکیدر سے بھی جزیہ ادا کرنے پر مصالحت کی، تبوک میں نبی ﷺ نے دس سے کچھ زائد راتوں تک قیام کیا پھر بغیر جنگ کے ہی مدینہ لوٹ آئے۔
جب آپ مدینہ لوٹے تو اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی بنائی ہوئی مسجد ضرار کو منہدم کر دینے کا حکم دیا، جو بنائی گئی تھی(**ضرر پہنچانے، کفر کی باتیں کرنے، ایمانداروں میں تفریق ڈالنے اور اس شخص کے قیام کا سامان کرنے کی خاطر جو اس سے پہلے اللہ اور اسکے رسول کا مخالف ہے**)[توبہ:۱۰۷] چنانچہ یہ مسجد بحکم نبی ﷺ منہدم کر دی گئی، اور یہ آخری غزوہ تھا جس میں نبی ﷺ بنفس نفیس شریک ہوئے۔

وفود کا آنا

غزوۂ تبوک کے بعد ثقیف نے اسلام قبول کیا، اور سَن نو ہجری کا نام ہی "وفود کا سال" پڑ گیا، کیونکہ قبائل مسلمان ہو کر جوق در جوق نبی ﷺ کے پاس آنے لگے، ان میں سے بنو تمیم کا وفد تھا جس کے سردار عطارد بن حاجب تمیمی تھے، اور طی کا وفد تھا جس کے سردار زید الخیل تھے، اور عبد القیس کا وفد تھا جس کے سردار جارود العبدی تھے، اور بنو حنیفہ کا وفد تھا جس میں وہ مسیلمہ کذاب بھی تھا جس نے بعد میں چل کر نبوت کا جھوٹا دعوی کیا تھا۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ کا حج

سَن نو ہجری میں نبی ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر بھیجا، تو انہوں نے لوگوں کے ہمراہ (بحیثیت امیر) حج ادا کیا، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا جو لوگوں کے سامنے سورۂ توبہ کی ابتدائی آیات پڑھ رہے تھے اور مشرکین کا عہد وپیمان لوٹا رہے تھے، اور لوگوں میں یہ منادی کر دی کہ اس سال کے بعد اب کوئی مشرک یا ننگا شخص بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتا جیسا وہ زمانۂ جاہلیت میں کرتے تھے۔

حجۃ الوداع

سَن دس ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع انجام دیا، اور آپ کے ساتھ مختلف قبیلوں اور شہروں کے لوگ نکلے یہاں تک کہ ان کی تعداد ایک لاکھ سے تجاوز کر گئی، چنانچہ نبی ﷺ نے انہیں مناسک حج سکھائے اور عرفہ کے دن خطبہ دیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی: (**آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا**)[مائدہ:۳]، تو آپ نے انہیں بتایا کہ دین مکمل ہو چکا، اور انہیں کتاب وسنت کو لازم پکڑنے کی وصیت کی، اور ایک دوسرے پر ایک دوسرے کی جان، مال اور عزت کو حرام قرار دیا، گویا یہ آپ ﷺ کا الوداعی خطبہ تھا۔

اسامہ کو بھیجنا

سَن گیارہ ہجری کے ماہ صفر میں نبی ﷺ نے روم سے لڑنے کے واسطے ایک لشکر تیار کیا جس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو مقرر کیا، تو وہ نکلے اور لشکر نے جب جرف میں پڑاؤ ڈالا تو انہیں نبی ﷺ کی بیماری کی خبر ملی۔

نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے غزوات کا خلاصہ

آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے غزوات، بعوث اور سرایا کا خلاصہ

نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے سبھی غزوات، بعوث اور سرایا ہجرت کے بعد دس سال کے عرصے میں پیش آئے۔ آپ کے سرایا اور بعوث کی تعداد تقریبا ساٹھ ہے، جبکہ غزوات کی تعداد ستائیس ہے، جن میں سے نو میں نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے جنگ لڑی، اور وہ یہ ہیں: بدر، احد، خندق، قریظہ، مصطلق، خیبر، فتح مکہ، حنین، طائف اور اس میں سے بعض کے سلسلے میں قرآن کی آیتیں نازل ہوئیں:

آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے جن غزوات کے سلسلے میں قرآن نازل ہوا

غزوۂ بدر: اس کے سلسلے میں سورۂ انفال نازل ہوئی اور اس کو سورۂ بدر بھی کہا جاتا ہے۔

غزوۂ احد: اس کے بارے میں سورۂ آل عمران کی آخری آیتیں نازل ہوئیں، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿ وَإِذۡ غَدَوۡتَ مِنۡ أَهۡلِكَ تُبَوِّئُ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ مَقَٰعِدَ لِلۡقِتَالِۗ ﴾[آل عمران:۱۲۱] سے لے کر بالکل اخیر سے کچھ پہلے تک۔

غزوۂ خندق، بنو قریظہ اور خیبر: اس کے بارے میں سورۂ احزاب کی ابتدائی آیتیں نازل ہوئیں۔

غزوۂ بنو نضیر: اس کے سلسلے میں سورۂ حشر نازل ہوئی۔

غزوۂ حدیبیہ اور خیبر: اس سلسلے میں سورۂ فتح نازل ہوئی، اور اس میں فتح کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جبکہ سورۂ نصر میں بصراحت اس فتح کا ذکر کیا گیا ہے۔

غزوۂ تبوک: اس کے سلسلے میں سورۂ توبہ کی کچھ آیتیں نازل ہوئیں۔

ان غزوات میں سے صرف ایک غزوہ میں نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زخمی ہوئے جو کہ غزوۂ احد ہے، اور غزوۂ بدر، احد اور حنین میں فرشتوں نے آپ کے ساتھ جنگ لڑی، اور خندق کے دن فرشتے اترے تو مشرکین کے پاؤں اکھڑ گئے اور انہیں ہزیمت اٹھانی پڑی اور نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مشرکین کے چہروں پر کنکر پھینکا چنانچہ وہ بھاگ کھڑے ہوئے، اور فتح دو غزوں میں ملی: بدر اور حنین میں، اور ایک غزوہ میں آپ نے منجنیق کا استعمال کیا جو کہ غزوۂ طائف ہے، اور ایک غزوہ میں خندق کے ذریعہ بچاؤ کیا جو کہ غزوۂ احزاب ہے جس کا مشورہ سلمان فارسی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے دیا تھا۔

نبی ﷺ کی بیماری اور وفات

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو دنیا میں باقی رہنے اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے اور جنت میں جانے کا اختیار دیا تو آپ نے اللہ کی ملاقات اور جنت کو چنا، لہذا اس کے بعد نبی ﷺ سخت بیمار ہوئے اور آپ نے اپنی بیویوں سے اجازت مانگی کہ وہ بیماری کے ایام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں گزاریں تو ان لوگوں نے اس کی اجازت دے دی، جب نبی ﷺ مسجد جا کر نماز پڑھنے سے معذور ہو گئے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی امامت کرنے کا حکم دیا جو کہ آپ کے بعد ان کے خلیفہ بننے کے زیادہ مستحق ہونے کی طرف اشارہ تھا۔

سَن گیارہ ہجری بارہ ربیع الاول سوموار کے دن نبی ﷺ لوگوں کی طرف نکلے جبکہ وہ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے پردہ ہٹایا اور دروازہ کھولا یہاں تک کہ انہیں دیکھا اور ان کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ اپنی نماز مکمل کریں اور ان کو دیکھ کر مسکرائے، پھر جب چاشت کا وقت ہوا تو نبی ﷺ کی روح آپ کے جسم مبارک سے نکل گئی، آپ کی وفات مسلمانوں پر نازل ہونے والی سب سے بڑی مصیبت تھی، مسلمان آپ کی موت سے بہت زیادہ غمگین ہو گئے، پھر لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوئے اور ان کی خلافت پر بیعت کیا، اور ان سے بیعت کرنے میں کوئی بھی شخص پیچھے نہیں رہا کیونکہ ان کا سابقین اولین میں سے ہونا اور نبی ﷺ کے بعد اس امت کا سب سے زیادہ فضل واحسان والا ہونا معروف تھا۔

پھر آپ ﷺ کو غسل دے کر تین سفید کپڑوں میں کفنایا گیا، پھر ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں اسی جگہ دفن کیا گیا جہاں آپ نے وفات پائی تھی، کیونکہ نبیوں کی سلسلے میں اللہ کی یہی سنت رہی ہے کہ وہ اسی جگہ دفن ہوتے ہیں جہاں وہ انتقال فرماتے ہیں، اور آپ کے جنازہ کی نماز انسانوں اور جناتوں سبھی نے پڑھی۔ میرے رب کا درود وسلام آپ پر نازل ہو۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے امانت ادا کر دی اور امت کی خیر خواہی مکمل فرمائی اور اللہ کی راہ میں جہاد کا حق ادا کر دیا، لہذا اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی طرف سے اس سے بہتر بدلہ دے جو وہ ایک نبی کو اس کی امت کی طرف سے دیتا ہے، اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

خاتمہ

شاعر رسول ﷺ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے تھے

ترجمہ: اے میرے رب! ہمیں اپنے نبی کے ساتھ جنت میں اس طرح جمع فرما کہ حسد کرنے والی آنکھیں اس سے دور رہیں جنت الفردوس میں ہمیں جگہ دے، اور اسے ہماری تقدیر میں لکھ دے اے بزرگی، بلندی اور بادشاہت والے ہمارے رب اللہ تعالیٰ خود اور جو اس کے عرش کے ارد گرد ہیں، اور سبھی نفوس قدسیہ جناب نبی مکرم احمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیجتے

تیسرا امتحان

سوال:	صحیح	غلط
✪ نبی ﷺ نے بکریاں چرائیں جو کہ آپ کے صبر اور کمزوروں کے ساتھ رحمت اور ان کی رعایت کرنے کا ایک بڑا سبب بنا	☐	☐
✪ جب نبی ﷺ کی عمر چالیس سال ہوئی تو آپ پر نور نبوت چمکا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو جمعہ کے دن رسالت سے سرفراز فرمایا	☐	☐
✪ نبی ﷺ کے تئیں قریش کی اذیتیں بڑھتی گئیں یہاں تک کہ انہوں نے آپ کو مع اہل بیت ابو طالب کی گھاٹی میں تین سال تک محصور رکھا، اور آپ جب اس حصار سے نکلے تو آپ کی عمر انچاس سال ہو چکی تھی	☐	☐

✪ نبی ﷺ مکہ میں پیدا ہوئے: ☐ فیل کے سال ☐ ہجرت سے ۵۳ سال قبل ☐ سبھی

✪ نبی ﷺ کی وحی کی ابتدا ہوئی: ☐ آپ کو خلوت نشینی پسند آگئی ☐ سچے خواب کے ذریعے ☐ سبھی

✪ مراتب وحی کی تعداد ہے: ☐ پانچ ☐ سات ☐ تین

✪ نبی ﷺ کی دعوت کے مراتب: ☐ دو ☐ تین ☐ پانچ

✪ پھر نبی ﷺ کو مع جسد وروح راتوں رات مسجد اقصیٰ لے جایا گیا پھر وہاں سے آسمانوں کے اوپر (..............) معراج کرائی گئی، جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ سے گفتگو کی اور نماز فرض قرار دیا ☐ مع جسد ☐ مع روح ☐ مع جسد وروح

✪ اسلام کی سب سے پہلی مسجد ہے، مسجدِ: ☐ حرام ☐ نبوی ☐ اقصیٰ ☐ قباء

✪ تحویل قبلہ پیش آیا: ☐ ہجرت سے قبل مکہ میں ☐ ہجرت کے دوسرے سال ☐ ہجرت کے تیسرے سال

✪ غزوۂ بدر رمضان میں سن (..............) میں پیش آیا: ☐ دو ہجری ☐ تین ہجری

جو سب سے پہلے نبی ﷺ پر ایمان لائے:	علی بن ابی طالب	بلال بن رباح	زید بن حارثہ	ابو بکر صدیق
مردوں میں	☐	☐	☐	☐
بچوں میں	☐	☐	☐	☐
آزاد کردہ غلاموں میں	☐	☐	☐	☐
غلاموں میں	☐	☐	☐	☐

نبی ﷺ کی کفالت:	ابو طالب	عبد المطّلب	تقریبا آٹھ سال	عبد اللہ بن عبد المطّلب	سات سال
ماں کے بعد آپ کے دادا	☐	☐	☐	☐	☐
پھر جب آپکی عمر.... ہوئی تو انکا انتقال ہو گیا	☐	☐	☐	☐	☐
پھر آپکے سگے چچا نے کفالت کی	☐	☐	☐	☐	☐
اور ابھی رسول اللہ ﷺ پیٹ ہی میں تھے	☐	☐	☐	☐	☐
آپ کی ماں کا انتقال ہوا اور ابھی آپ کی عمر تھی	☐	☐	☐	☐	☐

نبی ﷺ کے غزوات اور بعوث:	دس سال	ساٹھ	ستائیس	ان میں سے نو میں	ایک غزوہ میں
آپ کے سبھی بعوث وسرایا ہجرت کے بعد.. کی مدت میں پیش آئے	☐	☐	☐	☐	☐
آپ کے سرایا اور بعوث کی تعداد ہے تقریبا	☐	☐	☐	☐	☐
آپ کے غزوات کی تعداد	☐	☐	☐	☐	☐
نبی ﷺ نے جنگ لڑی	☐	☐	☐	☐	☐
نبی ﷺ زخمی کیے گئے	☐	☐	☐	☐	☐

فہرست

مقدمہ کتاب	....	۳
نبی ﷺ کے شمائل	....	۵
پہلا امتحان	....	۱۳
نبی ﷺ کی سیرت وطریقہ	....	۱۶
دوسرا امتحان	....	۲۱
نبی ﷺ کی خصوصیات	....	۲۴
نبی ﷺ کی بیویاں اور قرابت دار	....	۲۷
بعثت سے پہلے	....	۳۲
وحی کی ابتدا	....	۳۴
عہد مکی	....	۳۷
عہد مدنی	....	۴۰
نبی ﷺ کے غزوات کا خلاصہ	....	۴۷
نبی ﷺ کی بیماری اور وفات	....	۴۸
تیسرا امتحان	....	۴۹
فہرست	....	۵۱

اردو ترجمہ

ہماری مطبوعات

یہ کتاب اللہ کیلئے وقف ہے اسکا بیچنا جائز نہیں ہے

مرکز دار الہدی، اڈپی، ہند

DAR-UL-HUDA CHARITABLE TRUST ®

#1, First Floor, Himalay Pearl,
Udupi - Manipal Road, Kadiyali, Udupi,
Karnataka - India, Pin: 576102

DAR-UL-HUDA UDUPI

Cell: +91 7337814400 - +91 9945565905
WhatsApp: +966 507472706
Email: dar_ul_hudaudupi@yahoo.com
Web: www.darulhudaudupi.org

@ DAR-UL-HUDA, UDUPI